قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ
الفضل
لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 22/ اکتوبر 2022ء | 25/ ربیع الاول 1444 ہجری قمری | 22/ اخاء 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 229

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَا تَمُدَّنَّ عَیۡنَیۡکَ اِلٰی مَا مَتَّعۡنَا بِہٖۤ اَزۡوَاجًا مِّنۡھُمۡ زَھۡرَۃَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۬ۙ لِنَفۡتِنَھُمۡ فِیۡہِ

(طٰہٰ: 132)

ترجمہ: اور اپنی آنکھیں اس عارضی متاع کی طرف نہ پسار جو ہم نے ان میں سے بعض گروہوں کو دنیوی زندگی کی زینت کے طور پر عطا کی ہے تاکہ ہم اس میں ان کی آزمائش کریں۔

فرمان خلیفہ وقت

یہ بے تکلف اور سادہ ماحول تھا جو کہ کسی سے چھپا ہوا نہیں تھا اور آپ کی یہ سادگی اور قناعت ایسی تھی جس کا اثر غیروں پر بھی تھا اور اس زمانے میں بھی اور یہ ہر جگہ نظر آتی ہے۔ جس کی چند مثالیں میں نے پیش کی ہیں۔ بے شمار مثالیں ہیں اور غیر بھی اس زمانے میں اس کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ چنانچہ کیرن آرمسٹرانگ نے لکھا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمیشہ سادہ وسائل کو صحیح استعمال کرتے ہوئے اور قناعت سے پُر زندگی گزاری اور اُس وقت بھی آپؐ سے اس نمونے کا اظہار ہوا جب آپؐ عرب کے طاقتور ترین سردار تھے۔ آپؐ کو ہمیشہ آسائشوں اور آرام دہ زندگی سے نفرت تھی اور اکثر ایسا ہوتا کہ آپ کے گھر میں کھانے کو بھی کچھ نہ ہوتا۔ آپ کے پاس کبھی ایک جوڑے کپڑے سے زیادہ ایک وقت میں نہ ہوا اور جب کبھی آپ کے صحابہ نے آپ کو بعض مواقع پر اعلیٰ لباس پہننے کو کہا (موقع کی مناسبت سے) تو آپ نے ہمیشہ انکار کیا بلکہ عام سادہ کھدر کے لباس کو ترجیح دی جو ہر معمولی آدمی پہنتا تھا۔ جب کبھی آپ کو تحائف اور مال غنیمت آیا آپؐ نے اسے غریبوں میں تقسیم فرما دیا۔ (اور آگے وہ لکھتی ہیں یہ سارا انہی کا بیان ہے) اور حضرت عیسیٰؑ کی طرح آپ مسلمانوں کو کہا کرتے تھے کہ غریب اور مسکین آدمی امراء سے پہلے جنت میں داخل ہوگا۔

اسی طرح بعض اور منصف مزاج عیسائیوں نے آپؐ کو اس طرح کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا آپ کی یہ سادگی مسکینی اور قناعت اتنی واضح تھی کہ اس کو تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں۔

تو اللہ تعالیٰ ہمیں جو اس نبی کی امت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرنے والے ہیں یہ توفیق دے کہ آپؐ کے اس اسوہ پر عمل کرتے ہوئے سادگی اور قناعت کو اپنائیں۔ ایک ایک حدیث میں کئی کئی پیغام ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ یہ ہمارے سامنے اُسوہ ہیں، آنحضورؐ نے جن پر عمل کرکے دکھایا یہ نمونے قائم فرمائے۔ یہ ہمارے عمل کے لئے ہیں، ہماری بہتری کے لئے ہیں۔ صرف سننے کے لئے اور کہانیوں کے لئے نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(فرمودہ 12 اگست 2005ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- اللہ کی زمیں خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ (منظوم)
- خدا نہ بنا اور رسول نہ بنا
- دلچسپ و مفید واقعات و حکایات
- حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ امریکہ 2022ء
- سو سال قبل کا الفضل

فرمانِ رسولؐ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے میں آکر بیٹھ گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ ایک تہہ بند پہنے ہوئے ہیں اس کے علاوہ کوئی چیز آپ کے جسم پر نہیں ہے چٹائی سے آپ کے پہلو پر نشان پڑ گئے تھے اور میں نے دیکھا کہ ایک صاع کے بقدر تھوڑا سا جو تھا کمرہ کے ایک کونے میں ببول کے پتے تھے اور ایک مشک لٹک رہی تھی میری آنکھیں بھر آئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’ابن خطاب! تم کیوں رو رہے ہو؟ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! میں کیوں نہ روؤں اس چٹائی سے آپ کے پہلو پر نشان پڑ گئے ہیں یہ آپ کا اثاثہ ہے جس میں بس یہ یہ چیزیں نظر آرہی ہیں اور وہ قیصر وکسریٰ پھلوں اور نہروں میں آرام سے رہ رہے ہیں آپ تو اللہ تعالیٰ کے نبی اور اس کے برگزیدہ ہیں اور یہ آپ کا سارا اثاثہ ہے‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اے ابن خطاب! کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ ہمارے لیے یہ سب کچھ آخرت میں ہو اور ان کے لیے دنیا میں‘‘؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔

(سنن ابن ماجة کتاب الزھد بَابُ: ضِجَاعِ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

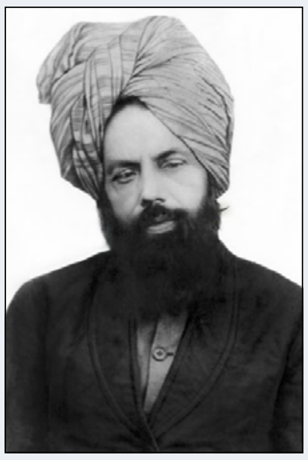

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمتع دنیاوی کا یہ حال تھا کہ ایک بار حضرت عمرؓ آپؐ سے ملنے گئے، ایک لڑکا بھیج کر اجازت چاہی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھجور کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ جب حضرت عمرؓ اندر آئے تو آپؐ اٹھ کر بیٹھ گئے۔ حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ مکان سب خالی پڑا ہے اور کوئی زینت کا سامان اس میں نہیں ہے۔ ایک کھونٹی پر تلوار لٹک رہی ہے یا وہ چٹائی ہے جس پر آپؐ لیٹے ہوئے تھے اور جس کے نشان اسی طرح آپؐ کی پشت مبارک پر بنے ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ ان کو دیکھ کر رو پڑے۔ آپؐ نے پوچھا: اے عمر! تجھ کو کس چیز نے رُلایا؟ عمرؓ نے عرض کی کہ کسریٰ اور قیصر تو تنعّم کے اسباب رکھیں اور آپ جو خدا تعالیٰ کے رسول اور دو جہان کے بادشاہ ہیں اس حال میں رہیں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمرؓ! مجھے دنیا سے کیا غرض؟ مَیں تو اس مسافر کی طرح گزارہ کرتا ہوں جو اونٹ پر سوار منزل مقصود کو جاتا ہو۔ ریگستان کا راستہ ہو اور گرمی کی سخت شدت کی وجہ سے کوئی درخت دیکھ کر اس کے سایہ میں ستالے اور جونہی کہ ذرا پسینہ خشک ہوا ہو وہ پھر چل پڑے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 51 ایڈیشن 1988ء)

اللہ کی زمیں خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ

اے ہمنشیں اے ہمنشیں
آ دیکھ اللہ کی زمیں
یہ میرے مولا کی زمیں
ہے میرے اللہ کی زمیں
جس پر خلافت ہے اُگی
اِس میں نبوّت سی جگی
ہے میرے مولا کی سگی
یہ ہے صداقت دلنشیں
اے ہمنشیں اے ہمنشیں
آ دیکھ اللہ کی زمیں

ہے نور کی قندیل، جو
دیتی ہے دل کو ایک لَو
اور روح کو بھی ایک ضَو
ہے آبِ فیضانِ مَعیں
اے ہمنشیں اے ہمنشیں
آ دیکھ اللہ کی زمیں

نورِ تجلّی صد بصد
ہمراہ اللہ کی مدد
عالم میں ہے بس اک عدد
نہ ہے مثال اس کی کہیں
اے ہمنشیں اے ہمنشیں
آ دیکھ اللہ کی زمیں

ضامن ترقی کی ہے یہ
اور پاسبانِ امن یہ
توحید کی ناشر بھی یہ
اس کا کوئی ثانی نہیں
اے ہمنشیں اے ہمنشیں
آ دیکھ اللہ کی زمیں

تمکین کا ہے یہ نشاں
تسکین کا ہے یہ جہاں
غلبے کا بس ہے یہ ساماں
اور ضامنِ امن و یقیں
اے ہمنشیں اے ہمنشیں
آ دیکھ اللہ کی زمیں

دیں کی یہی ہے پاسباں
ہم سب پہ ہے یہ سائباں
اللہ اس میں ہے نہاں
رحمت ہے یہ للمؤمنیں
اے ہمنشیں اے ہمنشیں
آ دیکھ اللہ کی زمیں

ارض و سماء اور بحر و برّ
حمد و ثنا سے گئے ہیں بھر
یہ ہیں خلافت کے ثمر
ہے شکرِ ربُّ العالمیں
اے ہمنشیں اے ہمنشیں
آ دیکھ اللہ کی زمیں

صلِّ علیٰ سے کائنات
ہر شہر بھی اور ہر دیہات
بھر بھر رہے ہیں ساتھ ساتھ
لبریز ہے روئے زمیں
اے ہمنشیں اے ہمنشیں
آ دیکھ اللہ کی زمیں

اس میں خدا ہے جلوہ گر
اس سے ہیں روشن بحر و برّ
اس سے ہوا دیں بالا تر
رسوا ہوئے دشمن لعیں
اے ہمنشیں اے ہمنشیں
آ دیکھ اللہ کی زمیں

ہے عافیت کا یہ حصار
رحمت ہے ہمراہ بیشمار
نصرت بھی ہے لیل و نہار
از طرفِ ربّ العالمیں
اے ہمنشیں اے ہمنشیں
آ دیکھ اللہ کی زمیں

ہے یہ زمیں کہ جس پہ اب
ہر سمت سے آتے ہیں سب
اشعار سے ہے لب بہ لب
دنیا میں ہے خلدِ بریں
اے ہمنشیں اے ہمنشیں
آ دیکھ اللہ کی زمیں

ایمان کی ہے شرط اب
اور عملِ صالح ہے سبب
یہ ہے ہمارے ساتھ تب
جب تک رہیں ہم صالحیں
اے ہمنشیں اے ہمنشیں
آ دیکھ اللہ کی زمیں

قائم ہے دائم، بالیقیں
ہے تا قیامت یہ یہیں
نہ اب یہ جائے گی کہیں
رحمت سے ہے خندہ جبیں
اے ہمنشیں اے ہمنشیں
آ دیکھ اللہ کی زمیں

ہادی علی چوہدری۔ کینیڈا

اداریہ

خدا نہ بننا اور رسول نہ بننا

مکرم حمزہ ملک واقف زندگی نے چند روز قبل حضرت حکیم مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی زندگی کے حالات و واقعات پر مشتمل مجموعہ بعنوان مرقاۃ الیقین سے ایک واقعہ بغرض اشاعت الفضل بھجوایا تا قارئین کرام بھی اس واقعہ سے مستفید ہوسکیں۔ واقعہ اپنی ذات میں اصلاح احوال اور انفرادی و اجتماعی تعلیم و تربیت کے لیے اس حد تک اہم ہے جس کو آج کے مادی دور میں انفرادی طور پر ہر ایک کو اپنے اوپر اور من حیث الجموعی معاشرہ اور سوسائٹی کی ہر تنظیم کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت حکیم مولوی نور الدینؓ اپنے اس واقعہ کو یوں تاریخ کا حصہ بناتے ہیں کہ:

’’میں جب بھوپال سے رخصت ہونے لگا تو اپنے استاد مولوی عبدالقیوم صاحب کی خدمت میں رخصتی ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔سینکڑوں آدمی بطریق مشایعت میرے ہمراہ تھے۔جن میں اکثر علماء اور معزز طبقہ کے آدمی تھے۔ میں نے مولوی صاحب سے عرض کیا کہ مجھ کو کوئی ایسی بات بتائیں جس سے میں ہمیشہ خوش رہوں۔فرمایا کہ:

’’خدا نہ بننا اور رسول نہ بننا‘‘

میں نے عرض کیا کہ حضرت! یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی اور یہ بڑے بڑے عالم (میرے ساتھ) موجود ہیں۔ غالباً یہ بھی نہ سمجھے ہوں گے۔سب نے کہا۔ہاں !ہم بھی نہیں سمجھے۔

مولوی (قیوم) صاحب نے فرمایا کہ تم خدا کس کو کہتے ہو؟ میری زبان سے نکلا کہ خدا تعالیٰ کی ایک صفت ہے۔ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیۡدُ وہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔

فرمایا کہ بس ہمارا مطلب اسی سے ہے۔یعنی تمہاری کوئی خواہش ہو اور وہ پوری نہ ہو تو تم اپنے نفس سے کہو کہ میاں! تم کوئی خدا ہو؟

رسول کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم آتا ہے وہ یقین کرتا ہے کہ اس کی نافرمانی سے لوگ جہنم میں جائیں گے۔ اس لئے اس کو بہت رنج ہوتا ہے۔تمہارا فتویٰ اگر کوئی نہ مانے تو وہ یقینی جہنمی تھوڑا ہی ہوسکتا ہے۔ لہٰذا تم کو اس کا بھی رنج نہ ہونا چاہئے۔

حضرت مولوی صاحب کے اس نکتہ نے اب تک مجھ کو بڑی راحت پہنچائی۔ وجزاھم اللہ تعالیٰ‘‘

(مرقات الیقین فی حیات نور الدین صفحہ 106-107)

قارئین کے لیے اس حکایت میں دو سبق ہیں۔

1۔ خدا نہ بننا

2۔ رسول نہ بننا

دونوں کی تشریح کا جولب لباب ہے اس حکایت میں درج ہے۔یعنی خدا نہ بننا کہ یہ نصیحت فرمائی کہ تمہاری کوئی خواہش ہو اور وہ پوری نہ ہو تو تم اپنے نفس سے کہو کہ میاں! تم کوئی خدا ہو جو اپنی ہر بات پر قادر ہے اور رسول نہ بننا کہہ کر یہ تلقین کی کہ رسول خدا کا ہوتا ہے۔جس کی اطاعت ہر کس و ناکس پر لازم ہوتی ہے اور اطاعت سے باہر رہنے والے مورد عذاب ٹھہرتے ہیں۔ اس لیے رسولوں کا دل اس قدر نرم ہوتا ہے کہ وہ ہر وقت اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ کوئی بھی عدم اطاعت نہ کرے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ میری عدم اطاعت کی وجہ سے سزاوار ٹھہرے۔ چونکہ حضرت مولوی نور الدینؓ ایک بہت بڑے عالم تھے، مفتی تھے اس لیے یہ سبق دیا گیا کہ ایسا نہ ہو کہ تم کوئی فتویٰ صادر کرو اور کوئی ماننے سے انکار کر دے تو ناراض ہونے کی بجائے تمہارے اندر ہمدردی کا پہلو اجاگر ہونا چاہئے۔

خلاصہ اس تمام واقعہ کا جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے یہاں تحریر فرمایا وہ بہت اہمیت کا حامل ہے اور تمام افراد و خواتین جماعت بلکہ پوری امت کے لیے سبق آموز ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:

’’حضرت مولوی (عبد القیوم) صاحب کے اس نکتہ نے اب تک مجھے بڑی راحت پہنچائی۔‘‘

گو اوپر بیان شدہ واقعہ میں دونوں سبق بہت واضح ہیں اور حضرت مولوی صاحب نے بہت کھول کر بیان کر دیئے ہیں جن کی کسی حد تک تشریح خاکسار نے اوپر بیان کر دی ہے۔ لیکن دونوں نصائح کو اگر ملا کر پڑھیں تو صرف یہی سبق ملتا ہے کہ تکبر سے بچیں اور انکساری، عاجزی کو اپنائیں۔ جن کی آج کے معاشرہ میں حکومتی سطح پر بھی لیڈروں، معاشرہ میں مختلف سوسائٹیوں اور تنظیموں کے سربراہوں، جماعتی سطح پر عہدیداروں اور انفرادی طور پر ہر فرد جماعت پر یکساں طور پر چسپاں ہونے اور ان پر عمل کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ معاشرہ میں عدم برداشت اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ لڑائی جھگڑوں کی بنیاد بن گیا ہے۔ عدم برداشت، تکبّر ہی کی ایک شاخ ہے جو کسی شخص کی بات پر کان نہیں دھرتا اور اپنی من مانی کرنے پر تُلا نظر آتا ہے۔ اس کو خدا بننا کہتے ہیں۔ یہ برائی بالخصوص اسلامی معاشرہ میں کثرت سے نظر آتی ہے۔ گھر گھر لڑائی، میاں بیوی میں جھگڑا، بیٹے سے باپ کا اختلاف، بہن بھائیوں میں ناچاقی، رشتہ داروں سے تو تکرار اور اونچ نیچ اور محلہ میں بسنے والوں کی آپس میں دوریاں یہ سب تکبّر ہی کی اقسام ہیں اور اپنے آپ کو خدا بنانے یا خدا ماننے کے مترادف ہیں۔ اپنی غلطی کو تسلیم کر کے انکساری و عاجزی دکھلانا ہی اسلامی تعلیم ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلّل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12)

تکبّر کے اہم موضوع پر خاکسار کے بہت سے آرٹیکلز الفضل آن لائن میں شائع ہو چکے ہیں۔ جہاں تک دوسری نصیحت ’’رسول نہ بننا‘‘ کا تعلق ہے۔ اس کا بھی تکبّر سے بہت گہرا تعلق ہے۔ رسول کے معنی پیغام پہنچانے کے ہیں۔ ہمارے معاشرہ میں ہر انسان روزانہ ہی کئی بار اپنے عزیز و اقارب کو، اپنے کولیگز کو اور عہدیدار افراد جماعت کو پیغام بھی دے رہا ہوتا ہے، بڑا چھوٹے کو حکم بھی دے رہا ہوتا ہے، چھوٹا بڑے سے درخواست بھی کر رہا ہوتا ہے اور اگر کوئی کہا نہ مانے، انکار کر دے تو بُرا بھلا نہیں کہنا چاہئے۔ رسول کی طرح دل نرم ہو تو اخفا، پردہ پوشی اور برداشت کر کے نیکیوں کو اپنے اندر جنم دینے کا موجب بننا چاہئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مناقب عالیہ بیان کرتے ہوئے خطبہ جمعہ 9 ستمبر 2022ء کو حضرت ابو بکرؓ کے یہ الفاظ بیان فرمائے جو اس مضمون کی عکاسی کرتے ہیں۔فرمایا:

’’تم اپنے نفس کو درست رکھو۔لوگ تمہارے لیے درست ہو جائیں گے۔‘‘

خاکسار اپنے اس کالم کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ کو درخواست بنا کر ختم کرتا ہے کہ ’’اس نکتہ نے اب تک مجھ کو بڑی راحت پہنچائی ہے۔‘‘

آج بھی ہم حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی تقلید میں ان دونوں نصائح پر عمل کریں گے تو راحت وسکون اور چین ضرور ہمارے گھروں اور صحنوں میں ڈیرے لگائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان پر عمل کرنے کی توفیق دے آمین۔

(ابوسعید)

دعا کا تحفہ

ایک اور جامع دعا

حضرت عبد اللہؓ بن مسعود کی روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تشہّد کے بعد پڑھنے کے لئے یہ دُعا سکھائی:

اَلِّفْ اَللّٰھُمَّ عَلَی الْخَیْرِ قُلُوْبَنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاھْدِ سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ وَالْفِتَنَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِیْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّیَّاتِنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِیْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِیْنَ بِھَا قَابِلِیْھَا وَاَتِمَّھَا عَلَیْنَا

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

ترجمہ: ہمارے دل خیر پر جمع کر دے اے اللہ! اور ہمارے درمیان صلح کے سامان مہیا فرما اور سلامتی کی راہیں دکھا اور ہمیں اندھیروں سے نجات دے اور نور کی طرف (لے آ) اور ہمیں بے حیائی کی باتوں اور فتنوں سے بچا۔خواہ ان کا تعلق ظاہر سے ہو یا باطن سے اور اے (ہمارے ربّ!) ہمارے کانوں، آنکھوں اور دلوں میں برکت دے اور ہماری بیویوں اور اولاد میں بھی برکت عطا فرما اور ہم پر رجوع برحمت ہو۔ یقیناً تو بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنیوالا ہے۔اور (اے اللہ!) ہمیں اپنی نعمت کا شکر گزار اور اس کی تعریف کرنے والا، اسے قبول کرنے والا بنا اور وہ نعمت ہم پر پوری کر۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 66-67)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

محمد انور شہزاد

دلچسپ و مفید واقعات و حکایات

بیان فرمودہ

حضرت مصلح موعودؓ

قسط 4

گناہ سے بچنا ضروری ہے

جب میں حج سے آیا تو جہاز کے کپتان کو عربی سیکھنے کا شوق تھا۔ وہ مجھ سے عربی میں باتیں کیا کرتا۔ ایک دن کہنے لگا اب خوب مزا ہو گیا جو چاہو کرتے رہو کیونکہ حج کر لیا ہے اور اس طرح گناہ معاف ہو گئے ہیں۔ میں نے کہا صاف ستھرے کپڑے کے متعلق زیادہ احتیاط کی جاتی ہے یا گندے کپڑے کی؟ کہنے لگا صاف کی۔ میں نے کہا پھر جب گناہ معاف ہو گئے ہیں تو اب زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

(خطابات شوریٰ جلد 1 صفحہ 634)

وصیت سے مستثنیٰ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد کو وصیت کرنے سے مستثنیٰ قرار دیا ہے لیکن میں یہاں تک احتیاط کرتا ہوں کہ قرض لے کر بھی اگر کوئی رقم خرچ کروں تو اس میں سے دس فیصدی چندہ دیتا ہوں۔ کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو میں نے کہا شکرانہ کے طور پر میں دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے بغیر وصیت کے مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے کا موقع دیا۔

(خطابات شوریٰ جلد 1 صفحہ 636)

مومن اور غیر مومن کی حالت

دنیا میں کام دو طرح ہوتے ہیں ایک محبت سے دوسرے خوف سے۔ یہ دونوں چیزیں ایک دوسری کے ساتھ لگی ہوتی ہیں مگر کبھی باری باری آتی ہیں۔ کچھ وہ لوگ ہوتے ہیں کہ ان کے کاموں پر محبت غالب ہوتی ہے اور کچھ وہ ہوتے ہیں جن کے کاموں پر خوف غالب ہوتا ہے۔ یعنی انسان بعض کام خوف سے کرتا ہے اور بعض کام محبت سے۔ یہ دو دائرے ہیں، ان کے متعلق ایک بات یاد رکھنی چاہئے اور وہ یہ کہ جن کا دائرہ محبت کا ہوتا ہے وہ خواہش کے ماتحت ہوتا ہے کہ یہ بھی ہو جائے اور یہ بھی حاصل ہو جائے اور جن کا دائرہ خوف کا ہوتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسا نہ ہو جائے۔ آج کل جب کہ ایک قسم کا خوف پیدا ہے، میں دیکھتا ہوں بعض کی حالت ایسی ہے کہ وہ کہتے ہیں ایسا نہ ہو جائے یعنی احرار ہمیں تباہ نہ کر دیں مگر کام کرنے کا یہ محرک اولیٰ ہے۔ مومن کا محرک یہ ہوتا ہے کہ یہ بھی لینا ہے اور وہ بھی لینا ہے۔

اس کی مثال بچہ کی سی ہوتی ہے۔ جس کی ترقی محبت کے ماتحت ہوتی ہے اس کی بڑی بڑی امنگیں ہوتی ہیں۔ وہ کبھی کہتا ہے میں بہت بڑا تاجر بنوں گا، کبھی کہتا ہے کہتا ہے بادشاہ بنوں گا لیکن۔ اگر کسی بوڑھے سے پوچھو کہ تمہاری کیا خواہش ہے تو وہ کہے گا بس یہی کہ انجام بخیر ہو جائے۔ بچہ یہ کوشش کرتا ہے کہ یہ بھی لے لوں مگر بوڑھا یہ کوشش کرتا ہے کہ اس بلا سے بچ جاؤں اور اس بلا سے بھی بچ جاؤں۔ بوڑھا آخرت کی فکر میں ہوتا ہے مگر بچہ نئی دنیا پیدا کر رہا ہوتا ہے۔ بڈھے کا محرک گرنے والا ہوتا ہے مگر بچے کا بڑھنے والا۔ میں ان بڈھوں کا ذکر نہیں کرتا جو مرنے کے وقت تک بھی جوان ہی ہوتے ہیں۔

حضرت انسؓ ایک سو دس برس کی عمر میں جب فوت ہونے لگے اور ان کے دوست ان کے پاس آئے اور پوچھا کوئی خواہش ہے تو انہوں نے کہا شادی کرا دو۔ پس مومن کبھی بوڑھا نہیں ہوتا۔ کیونکہ جسم کے بڑھاپے کی وجہ سے بڑھاپا نہیں آتا بلکہ روح کے بڑھاپے سے آتا ہے۔ بچہ جب باتیں کرنے لگتا ہے تو اس زمانہ میں کہتا ہے چاند لینا ہے، تارا لینا ہے۔

میرے متعلق ہی آتا ہے کہ رات کو میں رو رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے اٹھالیا اور چپ کرنے کے لئے کہا دیکھو وہ تارا ہے۔ اس وقت میں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ تارا لینا ہے۔ تو بچہ کی نظر اس طرف جاتی ہے کہ وہ لینا ہے۔ یہی روح ہمارے اندر ہونی چاہئے۔ پس ہم کام اس لئے نہ کریں کہ دشمن ہمیں مار دے گا کیونکہ یہ مومن کی شان نہیں بلکہ مومن کی شان یہ ہے کہ کام اس لئے کرتا ہے کہ یہ بھی لینا ہے اور وہ بھی لینا ہے۔

دیکھو! قرآن کریم میں کیسے لطیف پیرایہ میں یہ بات بیان کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ سُلٰلَۃٍ مِّنۡ طِیۡنٍ۔ ہم نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا۔ طین پانی ملی ہوئی مٹی کو کہتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ دو محرک کام پر لگانے والے ہیں۔ پھر فرماتا ہے یہ دو چیزیں رکھیں۔ پھر کیا کیا ثُمَّ جَعَلۡنٰہُ نُطۡفَۃً فِیۡ قَرَارٍ مَّکِیۡنٍ نطفہ بنا دیا۔ یعنی پانی رہ گیا اور مٹی غائب ہو گئی۔ دوسری جگہ فرماتا ہے۔ وَجَعَلۡنَا مِنَ الۡمَآءِ کُلَّ شَیۡءٍ حَیٍّ ہر چیز کو پانی سے زندہ کیا۔ یعنی ہر چیز جذبات اور امنگ والی ہوتی ہے اس میں بڑھنے کی طاقت ہوتی ہے۔ پانی حیات نامیہ ہے۔ آخر جب پانی کم ہو جاتا ہے تو ہر چیز مٹی بن جاتی ہے گویا ابتداء ماء سے ہوتی ہے اور انجام تراب پر ہوتا ہے۔

یہی مومن اور غیر مومن کی حالت ہوتی ہے۔ مومن اس لئے کام کرتا ہے کہ دنیا بسا جاؤں لیکن غیر مومن اس لئے کرتا ہے کہ فلاں خطرہ سے بچ جاؤں، فلاں مصیبت سے بچ جاؤں۔

(خطابات شوریٰ جلد 1 صفحہ 643-644)

نصیحت ضرور اثر کرتی ہے

کسی شخص کے متعلق لکھا ہے کہ وہ بڑا جابر تھا۔ دوسرے لوگ اسے بہت نصائح کرتے مگر اس کے دل پر کسی کی بات کا کوئی اثر نہ ہوتا۔ وہ اپنی دولت کے گھمنڈ میں اور حکومت کے نشہ میں جو چاہتا کرتا، نہ غرباء کا خیال کرتا نہ ہمسائیوں کے آرام کی اسے کوئی پرواہ ہوتی، دین کے معاملہ میں ہنسی اور تمسخر کرنا اس کا معمول تھا، آخر سب لوگوں نے تنگ آ کر اسے کچھ کہنا چھوڑ دیا۔

ایک دفعہ ایک بزرگ نے جو اسے نصیحت کرتے رہتے تھے مگر وہ نہ مانتا تھا اسے خانہ کعبہ میں دیکھا اور حیران رہ گئے۔ پوچھا تم کہاں؟ کہنے لگا آپ کو معلوم ہے بہت لوگوں نے مجھے نصیحتیں کیں مگر مجھے کچھ فائدہ نہ

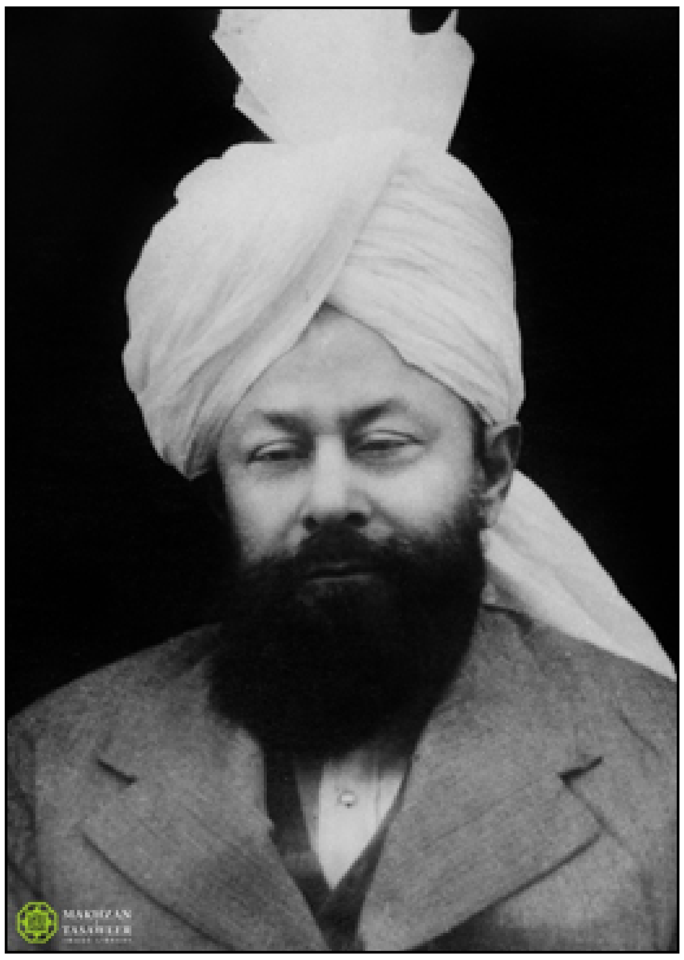

ہوا۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک وقت مقرر کیا ہوا تھا۔ ایک دن میں بازار میں سے گزر رہا تھا کہ کوئی اجنبی قرآن کریم پڑھ رہا تھا۔ جب اس نے یہ آیت پڑھی کہ اَلَمۡ یَاۡنِ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ تَخۡشَعَ قُلُوۡبُہُمۡ لِذِکۡرِ اللّٰہِ یعنی کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ وہ لوگ جو اپنے آپ کو ایماندار کہتے ہیں ان کے دلوں میں خشیت اور ڈر پیدا ہو؟ تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ مجھ پر بجلی گر پڑی ہے۔ میں نے اسی وقت توبہ کی۔ جہاں تک مجھ سے ہو سکا میں نے ان مظالم کا کفارہ ادا کیا جو دوسروں پر کر چکا تھا اور پھر حج کے لئے چلا آیا۔

تو ایسے اوقات آتے ہیں جب قلوب کی اصلاح ہو جاتی ہے مگر ان وقتوں کو لانے کی کوشش بھی تو کرنی چاہئے۔ اس کے لئے اپنے ارادوں میں تغیر کرنا ضروری ہوتا ہے، اپنی نیتوں کو بدلنا ضروری ہوتا ہے، اپنے اندر عجز و انکسار پیدا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ بے شک اس شخص کے کان میں اس وقت آواز پڑی جب وہ بازار میں سے گزر رہا تھا لیکن اس نے اپنے آپ کو بازار میں پہنچایا تو تھا۔ اسی طرح ہماری کامیابی بھی خدا تعالیٰ کے فضل پر ہی منحصر ہے مگر اس فضل کو جذب کرنے میں ہماری کوشش کا بھی دخل ہے۔

جیسا کہ ایک واقعہ آتا ہے کہ ایک شخص پرندوں کو دانہ ڈالا کرتا تھا کسی نے کہا اس کو اس کا کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے یہ تو کافر ہے۔ آخر جب وہ ایمان لے آیا اور اس سے پوچھا گیا کہ تم کس طرح ایمان لائے؟ تو اس نے کہا وہی پرندوں کو دانے ڈالنا میرے کام آ گیا۔

اسی طرح لکھا ہے ایک صحابی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا یا رسول اللہ! کفر کی حالت میں میں نے جو نیک اعمال کئے ان کا بھی مجھے کچھ فائدہ ہو گا؟ فرمایا۔ اَسۡلَمۡتَ عَلٰی مَا اَسۡلَفۡتَ۔ اس وقت تم نے جو نیک اعمال کئے انہی کا نتیجہ ہے کہ تم اسلام لائے، انہی کی وجہ سے تمہیں ایمان لانے کی توفیق حاصل ہوئی۔

پس اس شخص کے لئے نصیحت حاصل کرنے کی گھڑی بازار میں آئی مگر اس کے پیچھے اس کا کوئی عمل ضرور تھا۔ اسی طرح تمہارے لئے بھی کامیابی کی گھڑی آ سکتی ہے مگر اس کے لئے بھی تیاری کی ضرورت ہے۔

(خطبات شوریٰ جلد 2 صفحہ 7-8)

جائیداد میں عورت کا حصہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد اپنے خاندان کے لحاظ سے ہم نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ بہنوں کو حصہ دیا اور والدہ

صاحبہ کا حصہ نکالا۔ اس وقت ایک سرکاری افسر آیا جس نے آ کر کہا کہ آپ قانون کے رو سے ایسا نہیں کر سکتے۔ میں نے اسے کہا اگر ایسا نہیں ہوسکتا تو ہم ایسی جائیداد اپنے پاس رکھنے کے لئے تیار نہیں اور اسے لعنت سمجھتے ہیں۔

(خطبات شوریٰ جلد 2صفحہ10)

صحابہ رسولؐ کا شاندار نمونہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خیال سے کہ مدینہ والوں نے یہ اقرار کیا تھا کہ اگر دشمن مدینہ پر حملہ کرے گا تو لڑیں گے باہر جا کر نہیں لڑیں گے، صحابہ سے مشورہ پوچھا مہاجرین یکے بعد دیگرے کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ ہم لڑائی کے لئے تیار ہیں لیکن آپ ﷺ اپنا سوال دہراتے چلے گئے تا انصار بھی بولیں۔

تب انصار میں سے ایک صحابی کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا یارسول اللہ! آپ ﷺ نے بار بار دریافت فرمایا اور صحابہ نے جواب دیا مگر پھر بھی آپ ﷺ سوال کو دہراتے چلے جا رہے ہیں اس سے مجھے خیال ہوتا ہے کہ شاید آپ ﷺ انصار سے دریافت فرما رہے ہیں۔ غالباً آپ ﷺ کے مدنظر وہ معاہدہ ہے جو ہم نے آپ ﷺ کے تشریف لانے پر کیا تھا کہ مدینہ پر حملہ ہو گا تو ہم آپ ﷺ کے ساتھ مل کر دشمن کا مقابلہ کریں گے لیکن مدینہ سے باہر جا کر لڑنا ہمارے لئے ضروری نہ ہو گا۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہاں۔ اس پر اس صحابی نے کہا یا رسول اللہ! وہ اس وقت کی بات ہے جب ہم نے آپ ﷺ کو اچھی طرح نہ پہچانا تھا لیکن اب تو ہم آپ ﷺ کو خوب پہچان چکے ہیں اس لئے ہم کہتے ہیں یا رسول اللہ! یہ سامنے سمندر رہے اگر آپ ﷺ حکم فرمائیں کہ اس میں گھوڑے ڈال دو تو ہم ایک لحہ کا توقف بھی نہیں کریں گے اور اگر دشمن آپ ﷺ پر حملہ کرے تو وہ آپ ﷺ تک نہیں پہنچ سکے گا جب تک ہماری لاشوں پر سے گزر کر نہ آئے گا۔ ہم آپ ﷺ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی، آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی اور جب تک جان میں جان رہے گی دشمن کو آپ ﷺ تک نہیں پہنچنے دیں گے۔

یہ تو ان کا قول تھا مگر عمل سے بھی انہوں نے اس کو درست ثابت کر دیا۔ دنیا میں بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں جو منہ سے تو بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں مگر عمل سے انہیں پورا نہیں کرتے۔ انصار نے (اللہ تعالیٰ کی بڑی بڑی رحمتیں اور برکتیں ان پر ہوں) جو کہا اسے اپنے عمل سے پورا بھی کر دیا۔ ہمیشہ میرا قلب اس صحابی کا ذکر آنے پر اس کے لئے دعائیں کرنے میں لگ جاتا ہے۔جس نے احد کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اخلاص کا ایسا قابل رشک نمونہ پیش کیا کہ رہتی دنیا تک اس کی مثال قائم رہے گی۔

وہ واقعہ یہ ہے کہ احد کی جنگ میں جب کفار میدان سے چلے گئے اور مسلمان اپنے زخمیوں اور شہیدوں کی تلاش میں نکلے تو ایک انصاری نے دیکھا کہ ایک دوسرے انصاری بہت بری طرح زخمی ہو کر میدان جنگ میں پڑے ہیں اور چند منٹ کے مہمان معلوم ہوتے ہیں۔ وہ صحابی ان کے پاس گئے اور کہا اپنے گھر والوں کو کوئی پیغام دینا چاہو تو دے دو، میں پہنچا دوں گا۔ اس وقت اس صحابی نے جو جواب دیا وہ نہایت ہی شاندار تھا۔ اس حالت میں کہ وہ موت کے قریب تھے اور اپنی موت کے بعد اپنی بیوی بچوں کی حالت کا نظارہ ان کی آنکھوں کے سامنے تھا انہوں نے جو ایمان کا نمونہ دکھایا وہ بتاتا ہے کہ انصار نے جو کہا سچے دل سے کہا تھا اور اسے پورا کر کے دکھا دیا۔ انہوں نے کہا میں پہلے ہی اس بات کی انتظار میں تھا کہ کوئی دوست ملے تو اس کے ذریعہ اپنے رشتہ داروں کو پیغام بھیجوں، اچھا ہوا تم آ گئے۔ پھر کہا وہ پیغام یہ ہے کہ میرے مرنے کے بعد میرے رشتہ داروں اور میرے دوستوں سے کہہ دینا کہ جب تک ہم زندہ تھے ہم نے اپنی جانیں قربان کر کے رسول کریم ﷺ کی حفاظت کی مگر اب ہم اس دنیا سے رخصت ہوتے ہیں اور یہ قیمتی امانت تمہارے سپرد کرتے ہیں امید ہے کہ آپ ہم سے بھی بڑھ کر اس کی حفاظت کریں گے۔ یہ کہا اور جان اپنے پیدا کرنے والے کے سپرد کر دی۔ یہ ایسا شاندار ایمان کا مظاہرہ ہے کہ جس کی مثال صحابہ رسول کریم ﷺ کے سوا کسی اور جگہ بہت کم مل سکتی ہے۔

(خطبات شوریٰ جلد 2صفحہ11-13)

وعدہ فراموش

ہم ملامت کرتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کو، ہم ان کے اس فعل پر اظہار نفرت کرتے ہیں۔ جب انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ فَاذۡهَبۡ اَنۡتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوۡنَ کہ جاؤ! موسیٰ تم اور تمہارا خدا ان سے لڑو ہم تو یہ بیٹھے ہیں۔

مگر ذرا غور تو کرو کیا ہم میں سے کئی ایسے نہیں جن کی حالت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ان ساتھیوں سے بھی بدتر ہے؟ وہ کہتے تو یہ ہیں کہ ہم لڑنے کے لئے تیار ہیں لیکن عین موقع پر کھسک جاتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے جو یہ کہا کہ فَاذۡهَبۡ اَنۡتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوۡنَ۔تو انہوں نے اس طرح بتا دیا کہ ہم لڑنے کے لئے تیار نہیں تمہیں جو انتظام کرنا ہو خود کرلو۔ گویا انہوں نے وقت پر آگاہ اور ہوشیار کر دیا مگر ہم میں سے کئی ایسے ہیں جو آگاہ کرنے کے لئے بھی تیار نہیں۔

ان کی مثال اس امیر کی سی ہے جس نے اپنے بھائی سے کہا تھا کہ تم کو اپنے لئے کسی جائیداد کی ضرورت نہیں میرے کھجوروں کے اتنے باغ کھڑے ہیں، ایک درخت کی کھجوریں تم لے جانا۔ اس کے بھائی نے کہا وقت پر میں آپ کو یہ بات کہاں یاد دلاتا رہوں گا، ایک درخت میرے لئے مقرر کر دو میں اس کی حفاظت بھی کروں گا اور وقت پر کھجوریں لے جاؤں گا۔ امیر نے کہا کہ یہ تو بڑے شرم کی بات ہے کہ میرے اتنے نوکر ہوں اور تم اپنے درخت کی حفاظت کرو اسی طرح رہنے دو اس کی ضرورت ہی کیا ہے۔ آخر جب وقت آیا تو غریب بھائی نے کہا کہ اپنے مالیوں سے کہہ دیں کہ مجھے ایک درخت بتا دیں تا کہ میں اس کی کھجوریں تڑوا لوں۔ تو پھر امیر نے کہا کہ کیا میرے نوکر تمہارا یہ کام نہیں کر سکتے؟ پھر جب کھجوریں گھر میں لے جانے کا وقت آیا تو غریب بھائی نے کہا اب مجھے کھجوریں دے دی جائیں تا کہ میں گھر لے جاسکوں۔ امیر بھائی نے کہا یہ بھی میرے لئے مناسب نہیں۔ جہاں اتنی کھجوریں جائیں گی وہاں یہ بھی چلی جائیں گی میرے نوکر تمہارے گھر پہنچا دیں گے۔ آخر جب سب کھجوریں اس کے گھر پہنچ گئیں اور بھائی خالی کا خالی رہ گیا اور اس نے شکایت کی تو اس نے جواب دیا کہ اب کے تو نوکروں سے غلطی ہوگئی ہے تم کو اگلے سال کھجوریں دیں گے۔

یہ بظاہر ہنسی کی بات ہے مگر دنیا میں ہو رہی ہے اور ہم میں بھی ہو رہی ہے۔ ہر موقع پر ہماری جماعت کے بعض لوگ اقرار کرتے ہیں کہ جس قربانی کی بھی ضرورت ہو گی وہ ہم کریں گے لیکن جب کسی قربانی کے پیش کرنے کا وقت آتا ہے تو ادھر ادھر ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے متعلق میں کہتا ہوں کاش! وہ حضرت موسیٰؑ کے ساتھیوں والا یہ جواب ہی دے دیتے کہ فَاذۡهَبۡ اَنۡتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوۡنَ۔ تا ہمیں اپنے دنیوی سامانوں کا صحیح اندازہ لگانے کا موقع تو مل جاتا، اور ہم ان لوگوں کی وجہ سے جو قربانی کرنے کا دعوی تو کرتے ہیں مگر قربانی کرتے نہیں، دھوکہ میں نہ رہتے۔

(خطبات شوریٰ جلد 2صفحہ13-14)

نجات کے لئے ہر حکم پر عمل کرنا ضروری ہے

ہم میں سے بھی کئی ہیں جو کہتے ہیں ہم اگر اسلام کے کسی حکم پر عمل نہیں کرتے یا کسی حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو کیا ہوا، ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو مانتے ہیں۔ اگر کوئی اپنی بیوی پر ظلم کرتا ہے اور اس سے اسلامی احکام کے مطابق سلوک نہیں کرتا تو وہ یہ کہہ دینا کافی سمجھتا ہے کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تو مانتا ہوں۔ اگر کوئی اپنی بہنوں کو حصہ نہیں دیتا تو کہہ دیتا ہے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تو مانتا ہوں۔ اگر کوئی اپنے بچوں کو تعلیم اسلامی طرز کے مطابق نہیں دلاتا تو کہہ دیتا ہے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تو مانتا ہوں، اگر کوئی داڑھی منڈاتا ہے تو کہہ دیتا ہے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تو مانتا ہوں۔ مگر مانتا کیا ہے خاک۔ جب وہ تفصیلی احکام نہیں مانتا۔

اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے گودنے والے سے کہا تھا کہ میری کلائی پر شیر گود دو۔ جب اس نے سوئی ماری اور اسے درد ہوا تو کہنے لگا کیا کر رہے ہو؟ گودنے والے نے کہا شیر کا دایاں کان گودنے لگا ہوں۔ اس نے کہا اگر دایاں کان چھوڑ دیا جائے تو پھر شیر رہتا ہے یا نہیں؟ گودنے والے نے کہا رہتا ہے۔ وہ کہنے لگا اچھا اسے جانے دو اور آگے چلو۔ پھر اس نے سوئی ماری تو کہنے لگا اب کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا شیر کا بایاں کان گودتا ہوں۔ کہنے لگا اگر بایاں کان نہ ہو تو کیا شیر رہتا ہے یا نہیں؟ اس نے کہا ہاں رہتا ہے۔ کہنے لگا پھر آگے چلو۔ اسی طرح اس نے ہر عضو کے متعلق کہنا شروع کیا، آخر گودنے والے نے سوئی رکھ دی اور کہہ دیا کہ اس طرح شیر کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔

تو بے شک انسان کمزور ہے، اس سے قصور ہو جاتا ہے مگر ایک قصور ہو گیا، دو ہو گئے یہ کیا کہ ہر حکم کو چھوڑ دے۔ پھر اس میں اسلام کا کیا باقی رہ سکتا ہے۔صرف یہ مان لینا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت قدسیہ سے نبی ہوسکتا ہے اور یہ سمجھ لینا کہ اس طرح اسلام دنیا میں غالب آجائے گا ایسا ہی ہے جیسا کہ ڈاکٹر اقبال کا یہ کہنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین مان لینے کے بعد پھر خواہ کچھ کرو کوئی حرج نہیں اور اسلام غالب آجائے گا۔ پس ہمارا فرض اسلام کو اس کی جزئیات سمیت قائم کرنا ہے اور اپنی اصلاح کے لئے ہر حکم پر عمل کرنا ضروری ہے۔

(خطبات شوریٰ جلد 2صفحہ20-21)

مبلغ کا کام مباحثات کرنا نہیں

مبلغ کا کام مباحثات کرنا نہیں بلکہ دین اور تقویٰ قائم کرنا ہے۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سادگی کو دیکھا ہے۔ میں بچہ تھا مگر مجھے یاد ہے ہم آپ کا چہرہ دیکھ کر سمجھتے کہ معلوم نہیں آپ سوال کا جواب دے سکیں گے یا نہیں مگر جب جواب دیتے تو سائل کو مطمئن کر کے خاموش کر دیتے۔

پس ہمیں وہ تیز طرار مبلغ نہیں چاہئیں جو خم ٹھونک کر میدان مباحثہ میں نکل آئیں اور کہیں آؤ ہم سے مقابلہ کر لو۔ ایسے مبلغ آریوں اور عیسائیوں کو ہی مبارک ہوں ہمیں تو وہ چاہئیں جن کی نیچی نظریں ہوں جو شرم و حیا کے پتلے ہوں، جو اپنے دل میں خوف خدا رکھتے ہوں، لوگ جنہیں دیکھ کر کہیں کہ یہ کیا جواب دے سکیں گے۔ ہمیں ان فلسفیوں کی ضرورت نہیں جو مباحثوں میں جیت جائیں بلکہ ان خادمان دین کی ضرورت ہے جو سجدوں میں جیت کر آئیں۔ اگر وہ مباحثوں میں ہار جائیں تو سو دفعہ ہار جائیں۔ ہمیں اس کی کیا ضرورت ہے کہ زبانیں چٹخارہ لیں مگر ہمارے حصہ میں کچھ نہ آئے۔ سر جنبش کریں اور ہم محروم رہیں۔

(خطبات شوریٰ جلد 2 صفحہ 26)

دین کی خدمت تنخواہ کی خاطر نہ کریں

مبلغوں کو اس حقیقت کو سمجھنا چاہئے کہ گزارہ لینے میں عیب نہیں مگر گزارہ کے لئے کام کرنا عیب ہے۔ مبلغ وہ ہے کہ اسے کچھ ملے یا نہ ملے اس کا فرض ہے کہ تبلیغ کا کام کرے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو ایک دن وہ کپڑے کی گٹھڑی لے کر بیچنے کے لئے چل پڑے اس پر صحابہؓ نے کہا اگر آپ نے یہ کام جاری رکھا تو خلافت کے فرائض کس طرح ادا ہوں گے؟ اس پر انہوں نے کہا میں پھر گزارہ کیونکر کروں؟ صحابہؓ نے کہا ہم آپ کے لئے وظیفہ مقرر کر دیتے ہیں۔

یہ گزارہ ایسا نہ تھا کہ اگر نہ ملتا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دین کی خدمات سرانجام نہ دیتے وہ پھر بھی اسی طرح کام کرتے۔ پس ایسے مبلغ رکھنے چاہئیں جن میں نیکی ہو، تقویٰ ہو، جو دین کی خدمت تنخواہ کی خاطر نہ کریں بلکہ تنخواہ اس لئے لیں کہ دین کی خدمت کر سکیں۔

(خطبات شوریٰ جلد 2 صفحہ 27)

اولاد سے ایسی محبت کرو

میں نے ایک عورت دیکھی جس نے ایسا اخلاص دکھایا جو کسی تعلیم یافتہ عورت سے کم نہ تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک عورت روتی ہوئی آپ کے پاس آئی اور آ کر کہا میرا لڑکا عیسائی ہو گیا ہے۔ وہ لڑکا مسلول تھا مگر وہ عورت بار بار کہتی میں یہ نہیں چاہتی کہ یہ لڑکا بچ جائے بلکہ میں یہ چاہتی ہوں کہ ایک دفعہ کلمہ پڑھ لے، پھر خواہ مر جائے۔ میری اس وقت دس بارہ سال کی عمر ہو گی مگر ابھی تک مجھے اس کی شکل یاد ہے۔ وہ لڑکا بھی کوئی ایسا ضدی تھا کہ بیماری کی حالت میں رات کو اٹھ کر چوری بھاگ گیا۔ جب اس کی ماں کو معلوم ہوا تو وہ اکیلی اس کے پیچھے بھاگی ہوئی گئی اور بٹالہ کے قریب سے پکڑ کر لے آئی۔ آخر اس کی جدوجہد اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا نے اثر دکھایا اور وہ مسلمان ہو گیا۔ پھر دوسرے تیسرے دن مر گیا۔

وہ عورت ان پڑھ تھی مگر ایسی ہزار پڑھی ہوئی عورتیں اس پر سے قربان کی جا سکتی ہیں جو اپنے مذہب اور اپنی اولاد سے اس قسم کی پاک محبت نہیں رکھتیں۔

(خطبات شوریٰ جلد 2 صفحہ 34)

ہر کام کرنے کی عادت ڈالو

جس کام کی عادت نہ ہو اس کا کرنا دوبھر ہو جاتا ہے۔ مجھے یاد ہے بچپن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بوجہ شدید مخالفت کے ہمیں باہر جانے کی اجازت نہیں دیا کرتے تھے اس لئے خرید و فروخت کے معاملہ سے ہم بالکل نابلد تھے۔

ایک دفعہ ایک عورت نے جو ہمارے گھر میں مہمان آئی ہوئی تھی دو پیسے اور گلاس دیا کہ دکان سے جا کر دودھ لا دو۔ مجھے یاد ہے کہ یہ سن کر میرے کان اور آنکھیں انگارے کی طرح گرم ہو گئیں۔ میں اپنی اس کمزوری کی وجہ سے کہ اگر کوئی مجھے کام کہے تو مجھ میں اس سے انکار کرنے کی ہمت کم ہے، گلاس اور پیسے لے کر باہر تو چلا گیا مگر میرا سارا جسم کانپ رہا تھا کیونکہ مجھے اس قسم کے کام کی عادت نہ تھی۔

غرض عادت کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ان عادتوں کو توڑ کر اپنے آپ کو اس مقام پر لے جائیں جہاں کوئی بھی کام کرنے میں مشکل نہ پیش آئے۔

(خطبات شوریٰ جلد 2 صفحہ 36-37)

سنانے کی سچی لگن ہو تو زمین آسمان سنیں گے

حافظ روشن علی صاحب مرحوم کا ایک لطیفہ مجھے بہت پیارا لگتا ہے۔ وہ ایک دفعہ مدراس گئے جہاں ایک مقام پر رات کو جلسہ کیا گیا تا کہ لوگ سننے کے لئے آ سکیں کیونکہ ان دنوں وہ لوگ دن کو دھان کی نلائی کا کام کرنے میں مصروف رہتے تھے، رات کو کچھ لوگ آ گئے اور حافظ صاحب نے تقریر شروع کی مگر دوران تقریر میں سب سو گئے اور حافظ صاحب برابر تقریر کرتے رہے آخر ساری تقریر کر کے انہوں نے کہا اے زمین و آسمان! تو گواہ رہ کہ میں نے خدا کا پیغام یہاں پہنچا دیا اور یہ کہہ کر لوگوں سے کہا اب اٹھ بیٹھو تقریر ختم ہو گئی ہے۔

پس اگر کوئی انسان نہ سنے تو ہوا کو سنا دو اور زمین و آسمان کو گواہ بنا لو۔ جب تم میں سنانے کی ایسی لگن پیدا ہو جائے گی تو زمین و آسمان میں درد پیدا ہو گا اور وہ لوگوں کے سینے میں جا گزیں ہو جائے گا اور وہ حق کی طرف دوڑے آئیں گے۔

(خطبات شوریٰ جلد 2 صفحہ 41-42)

نکاح پر نکاح

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرمایا کرتے تھے کہ ایک مولوی نے نکاح پر نکاح پڑھا دیا۔ میں نے اسے کہا یہ تم نے کیا کیا؟ تو وہ کہنے لگا سخت مجبوری کی حالت میں ایسا کیا گیا ہے۔ حضرت مولوی صاحب فرماتے میں نے سمجھا دیہاتی لوگوں نے اسے مارا پیٹا ہو گا اور اس طرح مجبور کیا ہو گا اس لئے میں نے ہمدردی سے پوچھا کیا مجبوری پیش آ گئی تھی؟ کہنے لگا چڑی کے برابر روپیہ نکال کر انہوں نے میرے سامنے رکھ دیا تو پھر میں کیا کرتا؟ میں نکاح پڑھانے پر مجبور ہو گیا۔

(خطبات شوریٰ جلد 2 صفحہ 50-51)

صدقہ عذاب سے بچاتا ہے

ایک بزرگ کے متعلق حضرت خلیفہ اوّلؓ سناتے کہ وہ امراء کے گھروں میں جاتے اور ان سے مانگ کر کچھ نہ کچھ رقم لے آتے، پھر وہ لوگوں کو دے دیتے۔ کسی نے کہا آپ اس طرح بلا ضرورت کیوں مانگتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ امیر لوگ صدقہ نہیں دیتے۔ میں ان سے مانگ کر لاتا ہوں اور دوسروں کو دے دیتا ہوں تا کہ وہ دعائیں اور اس صدقہ کا ثواب ان امراء کو پہنچے اور وہ عذاب سے بچ جائیں۔

(خطبات شوریٰ جلد 2 صفحہ 84-85)

ایڈیٹر کے نام خطوط

- **مکرمہ سعدیہ طارق لکھتی ہیں:**

الفضل پڑھنا اتنا دلچسپ کام ہے کہ اس کو صرف ورق گردانی کر کے چھوڑا نہیں جا سکتا۔ اس لئے بعض دفعہ کئی دوسری مصروفیات کی وجہ سے زیادہ شمارے جمع ہو جاتے ہیں اور پھر تاریخ کے حساب سے پڑھنا شروع کرتی ہوں۔ آج آپ کا مضمون انبیاء کا انکار اور اللہ کی آزمائشوں کی یلغار پڑھ کر دل کانپ اٹھا لیکن یہاں تو ابھی بھی آنکھیں، کان اور دلوں پر قفل ہی پڑے ہیں۔ کل سے ایک مولوی کی وڈیو وائرل ہے جس میں وہ حمل والی احمدی عورتوں کو مارنے یا بچہ ضائع کرنے کی تلقین کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو مخالفوں کے ہر شر سے محفوظ رکھے آمین۔

- **مکرم ڈاکٹر طارق انور باجوہ لندن سے لکھتے ہیں:**

ماشاءاللہ! کجیوں کے نام سے عمدہ خیالات نے جنم لے کر مضامین کی شکل اختیار کی ہے۔

- **مکرم رحمت اللہ بندیشہ۔ جرمنی سے لکھتے ہیں:**

ماشاء اللہ! میں نے ہر دو اداریے دوبارہ پڑھے اور بلاشک و شبہ کہا جا سکتا ہے کہ لفظ کجی کو بالکل ایک نئے زاویہ سے پیش کیا گیا ہے اور پھر اس لفظ کی توضیح و توصیف کے بیان کو گویا ایک نئے محاورہ کے مطابق ”دریا کو کجی“ میں بند کر دیا گیا ہے۔ اَللّٰھم زد فزد۔

- **مکرم ذیشان محمود۔ سیرالیون سے لکھتے ہیں:**

الفضل آن لائن کا معیار بہت عمدہ ہے۔ اسے نت نئے رنگ میں دیکھنا ہمارے لئے باعث تحسین ہے۔ آپ کی حوصلہ افزائی نئے لکھنے والوں میں لکھنے کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔

رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد برطانیہ

سیّدنا امیرالمؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ امریکہ 2022ء

30/ستمبر 2022ء بروز جمعہ

قسط 5

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بج کر پچاس منٹ پر مسجد فتح عظیم میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا، حضور انور کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ آج کا یہ دن کئی لحاظ سے ایک تاریخ ساز دن ہے جو ہمیشہ احمدیت کی تاریخ میں یاد رکھا جائے گا۔ آج حضور انور کے خطبہ جمعہ کے ساتھ ڈاکٹر الیگزنڈر ڈوئی کے شہر زائن (Zion) میں مسجد فتح عظیم کا افتتاح ہو رہا تھا۔ پھر زائن کی سرزمین سے خلیفۃ المسیح کا پہلا ایسا خطبہ جمعہ ہے جو ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ ساری دنیا میں براہ راست لائیو نشر ہو رہا تھا۔

اس سے قبل امریکہ کے مشرقی حصہ واشنگٹن Harrisburg DC اور ساؤتھ کے علاقہ ہیوسٹن اور مغربی علاقہ لاس اینجلیز سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ ایم ٹی اے پر لائیو نشر ہو چکے ہیں۔

ڈاکٹر ڈوئی نے تو یہ کہا تھا کہ اس کے اپنے بسائے ہوئے شہر زائن (zion) سے اسلام کی آواز ہمیشہ کے لئے دبا دی جائے گی۔ اسلام کا کوئی نام لیوا بھی نہ ہو گا۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ کی زبان سے الہام ”فتح عظیم“ کے جلو میں، نہ صرف ڈوئی کے اس شہر میں اسلام کی آواز گونج رہی ہے۔ بلکہ یہاں سے ڈوئی کے ملک امریکہ میں بھی یہ آواز گونج رہی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ آواز یہاں سے کل عالَم میں، ساری دنیا میں، ملک ملک، قریہ قریہ، بستی بستی سنائی دے رہی ہے۔ پس آج اس شہر کا چپہ چپہ اور یہاں کے دن رات کا لمحہ لمحہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر گواہی دے رہا ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ، سبحان اللہ العظیم۔

نماز جمعہ میں جماعت زائن (zion) کے علاوہ امریکہ کی مختلف دوسری جماعتوں سے احباب بڑے لمبے اور طویل فاصلے طے کر کے شامل ہونے کے لئے پہنچے تھے۔ شامل ہونے والوں میں ایک بڑی تعداد ایسی تھی جو ایک ہزار سے اڑھائی ہزار میل تک کا سفر طے کر کے آئی تھی۔ نماز جمعہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد دو ہزار سے زائد تھی۔

امریکہ کے علاوہ برطانیہ، جرمنی، سویڈن، برازیل، گیانا، سرینام، پاکستان، کبابیر، کینیڈا سے جماعتی نمائندگان اور دوسرے احباب اس مسجد کے افتتاح میں شمولیت کے لئے پہنچے تھے۔

خطبہ جمعہ اور خلاصہ خطبہ جمعہ

پروگرام کے مطابق ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد فتح عظیم تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج آپ یہاں زائن کی مسجد کے افتتاح کے لیے جمع ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ امریکہ کو توفیق دی کہ اس مسجد کی تعمیر کرے اور اُس شہر میں کرے جو جماعت کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ دو دن پہلے ایک جرنلسٹ نے مجھ سے سوال کیا کہ یہ مسجد یہاں کے لئے اتنی اہم کیوں ہے؟ مساجد تو ہمارے لیے ہر ایک اہم ہوتی ہے میں نے اسے یہی کہا تھا۔ تمام مساجد ہی ہمارے لئے اہم ہیں۔ اس کا خیال تھا کہ صرف اس مسجد کے لئے خاص طور پر میں یہاں آیا ہوں۔ میں نے کہا پہلے بھی مساجد کے افتتاح کے لئے جاتا رہتا تھا۔ تو بہرحال اس کو میں نے کہا کہ اس مسجد کی ایک اور اہمیت بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اُس شہر میں تعمیر ہوئی ہے جو ایک مخالفِ اسلام کا آباد کیا ہوا شہر ہے اور جن لوگوں کو تاریخ سے دلچسپی ہے وہ اس تاریخ کے جاننے کی کوشش کریں گے اور اس تاریخ کے بتانے کے لئے کیونکہ جماعت کے علاوہ تو کوئی اس شہر کی تاریخ کو نہیں جانتا نہ ڈوئی کو جانتا ہے۔ ایک نمائش کا اہتمام بھی جماعت نے کیا ہوا ہے۔ جس سے اس شہر کی تاریخ پر روشنی پڑتی ہے جو جماعت کے نزدیک اس شہر کی اہمیت ہے اور جن کو دلچسپی ہے وہ اس نمائش سے کچھ حد تک فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بہرحال جیسا کہ میں نے کہا اس شہر کی تاریخی اہمیت اور ایک نام نہاد دعوے دار اور اس کا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے خلاف غلط زبان استعمال کرنا اور پھر بالمقابل کھڑا ہونا اور پھر اس کا خاتمہ ہونا اور شہر میں جماعت کا قائم ہونا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والا ہر احمدی کو بناتا ہے اور بنانا چاہئے اور اس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہم اس شہر کے لوگوں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے باوجود اس کے کہ شروع میں کونسل نے مسجد کی تعمیر کی مخالفت کی تھی مسجد بنانے سے انکار کر دیا تھا تو لوگ ہمارے حق میں کھڑے ہوئے اور کونسل کو مجبور کیا کہ وہ ہمیں مسجد کی تعمیر کی اجازت دے دے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یہ ارشاد ہے کہ جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اس لحاظ سے ہم احمدیوں کے لئے صرف ایک خوشی کا دن نہیں ہے بلکہ انتہائی شکر گزاری کا دن بھی ہے اس خدا کی شکر گزاری کا دن ہے جس نے ہمیں مسجد کی تعمیر کے ساتھ زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی سچائی کا بھی زندہ نشان دکھایا۔ تاریخ کے اوراق میں بھی جو اس زمانے کی تاریخ ہے اس میں سے بھی چند باتیں میں بیان کروں گا جس سے اس اہمیت کا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا اور لوگوں کو اس کو تسلیم کرنے کا پتہ چلتا ہے اور جتنا ہم شکر گزار بنیں گے اتنا ہی خدا تعالیٰ ہمیں اپنے فضلوں سے نوازتا رہے گا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کے نشان ہم پر کھلتے جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ ہماری شکر گزاری کی حالت ہے جو ہمیں ان نشانوں کی سچائی کا گواہ بنائے گی۔ بے شک حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے جماعت کی ترقی کے بیشمار وعدے ہیں وہ آپ کو جماعت کی ترقیات دکھائے گا اور دکھا رہا ہے اور آئندہ بھی دکھائے گا لیکن ہم ان ترقیات کے دیکھنے

اور ان کا حصہ بننے کے حق دار تب ہوں گے جب ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو بجالانے والے ہوں گے اور اُس کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ بے شمار وعدے ہیں جو ہم نے اپنی زندگیوں میں پورے ہوتے دیکھے۔ اللہ تعالیٰ اپنے وقت پر ہر وعدے کو پورا ہونے کے نظارے دکھاتا ہے۔ یہ وعدوں کے پورا ہونے کا نظارہ نہیں تو اور کیا ہے کہ آج سے ایک سو بیس سال پہلے جس جھوٹے دعویدار اور دشمن اسلام کی ہلاکت کی پیشگوئی آپ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کے فرمائی تھی آج اس کے شہر میں جس کے بارے میں اس کا اعلان تھا کہ کوئی مسلمان یہاں داخل نہیں ہوسکتا جب تک وہ عیسائی نہیں ہوجاتا اللہ تعالیٰ نے جماعت کو مسجد بنانے کی توفیق دی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے کام۔ ایک عرب پتی اور دنیاوی جاہ وحشمت رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ نے جھوٹا کر دیا، ختم کر دیا اور پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں رہنے والے اپنے فرستادے کا دعویٰ جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے ساتھ کیا گیا تھا دنیا کے دو سو بیس ممالک میں گونجنے کے سامان بھی پیدا کر دیئے ہیں لیکن کیا یہاں ہمارا کام ختم ہو جاتا ہے؟ کیا یہی کافی ہے کہ امریکہ کے ایک چھوٹے سے شہر میں ہم نے مسجد بنا لی اور جماعت کو ترقی مل گئی۔ نہیں! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے تو اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا کو میدان عمل بنایا ہے۔ ہم نے تو چھوٹے شہر بڑے شہر اور ملکوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لانا ہے۔ ہم اگر اپنے وسائل دیکھیں تو یہ بڑا وسیع کام نظر آتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس سب کے باوجود ہمارے سپرد یہ کام کیا ہوا ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ ہے لیکن آپ نے فرمایا یہ سب کام جو کئے جا رہے ہیں یہ تو ہماری معمولی کوشش ہے اس کے ساتھ اصل میں تو دعاؤں کی ضرورت ہے، دعاؤں سے یہ کام ہونے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اس اہم بات کو ہمیں ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ دعاؤں کی طرف توجہ دیں اور مساجد کی تعمیر بھی اس لئے ہوتی ہے کہ اس میں عبادت کے لئے لوگ جمع ہوں۔ پانچ وقت اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں۔ جمعوں میں باقاعدگی اختیار کریں۔ دنیا کے لہو ولعب اور کاموں میں اپنی عبادتوں کو نہ بھول جائیں۔ اگر ہم اپنی عبادتوں کو بھول گئے تو یہ مسجد بنانا صرف ایک ظاہری ڈھانچہ کھڑا کرنا ہے۔ دنیا کو ہم بتا رہے ہوں گے کہ یہاں ایک مسلمانوں کی مسجد بن گئی ہے لیکن ہمارے عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قابل نہیں ہوں گے کہ اس مسجد کی برکات سے فیض پانے والے ہوں یا ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مددگاروں میں سے ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ مسلسل دعاؤں سے میرے مددگار بنو تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جلد سے جلد پورا ہوتا دیکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کا اسلام کی فتح کا وعدہ تھا اور اللہ تعالیٰ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیارا کون نبی ہوسکتا تھا اور ہے لیکن کیا اس کے باوجود جنگ بدر کے موقع پر آپ کی گریہ وزاری عجز خوف خشیت اور دعا ایک عظیم مقام پر نہیں پہنچی ہوئی تھی؟ اس قدر گریہ وزاری تھی کہ آپ کی چادر بار بار کندھے سے اتر جاتی تھی اور پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! فتح و نصرت کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے تو پھر آپ اس قدر بے چینی کا کیوں اظہار فرما رہے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ فتوحات میں بھی مخفی شرائط ہوتی ہیں اس لئے

میرا کام نہایت تضرع سے اللہ تعالیٰ سے اس کی مدد مانگنا ہے اور پھر دشمن کے بار بار کے حملوں مختلف مواقع پر بار بار حملوں اور ہر طرح سے نقصان پہنچانے کے باوجود چند سالوں کے بعد ہی اللہ تعالیٰ نے جو فتح دی اس جیسی فتح عظیم نہ تاریخ نے دیکھی نہ سنی کہ جان کے دشمن نہ صرف مسلمان ہو گئے بلکہ آپ کے عاشق بن گئے اپنی جانیں آپ پر نچھاور کرنے کی عملی تصویر بن گئے۔ دنیا پر یہ ثابت کر دیا کہ کوئی دشمن ہماری لاشوں پر سے گزرے بغیر آپ تک نہیں پہنچ سکتا اور جن کی قسمت میں ذلت و رسوائی لکھی تھی انہیں اللہ تعالیٰ نے تباہ و برباد کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ فانی فی اللہ کی دعائیں ہی تھیں جو یہ انقلاب لائیں۔ پس آج بھی فانی فی اللہ کے غلام صادق کی دعائیں ہی ہیں جو اپنے وقت پر پورا ہو کر دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نیچے لائیں گی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تم جو میری طرف منسوب ہوتے ہو اپنی دعاؤں اور اپنے عمل سے میری مدد کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج ہم اس مسجد میں بیٹھے ہیں اس کا افتتاح کر رہے ہیں اس کا نام بھی فتح عظیم مسجد رکھا ہے اور یہ نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام اور پیشگوئی کے حوالے سے رکھا گیا ہے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پاکر ڈوئی کی ہلاکت کی پیشگوئی فرمائی تھی اور آپ نے فرمایا تھا کہ یہ نشان جس میں فتح عظیم ہوگی عنقریب ظاہر ہوگا اور دنیا نے دیکھا کہ پندرہ بیس دن کے اندر ہی اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاک کر دیا اور بڑی ذلت سے ہلاک کر دیا۔ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اس سے کیا سلوک کیا وہ ایک علیحدہ تفصیل ہے۔ بہرحال اس کی ہلاکت کے نشان کو اللہ تعالیٰ سے اطلاع پاکر آپ نے فتح عظیم قرار دیا اور آج اس کا اگلا قدم ہے جو اس شہر میں ہم مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں۔ آپ کے الہام کے ایک حصہ کو ہم نے تقریباً ایک سو پندرہ سال پہلے پورا ہوتے دیکھا اور اس کا اگلا قدم ہم آج پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ ایک سو پندرہ بیس سال پہلے اس وقت کے اخباروں نے جو دنیاوی

اخبار ہیں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چیلنج کو اپنے اخباروں میں جگہ دی اور پھر اس کی ہلاکت کی بھی خبر دی۔ پس یہ خدا تعالیٰ کا نشان تھا جسے دنیا نے مانا۔ ایک اخبار کے کچھ حصہ کا میں یہاں ذکر کر دیتا ہوں زیادہ تو نہیں ہو سکتا۔ 23 جون 1907ء کے The Sunday Herld Boston نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعارف لکھا پھر آپ کا دعویٰ اور چیلنج لکھا پھر ڈوئی کے حوالے سے لکھا۔ اس کے اسی اخبار کے کچھ الفاظ میں پیش کر دیتا ہوں۔ وہ کہتا ہے اس نے ہیڈنگ یہ جمایا۔

عظیم ہے مرزا غلام احمد جو مسیح ہے جنہوں نے ڈوئی کے عبرتناک انجام کی خبر دی اور اب وہ طاعون سیلاب اور زلزلے کی پیشگوئی کر رہے ہیں یہ کہتا ہے کہ اگست کے تئیس دن گزرے تھے جب قادیان ہندوستان کے مرزا غلام احمد، الیگزینڈر ڈوئی جو ایلیا ثانی کہلاتا تھا اس کی موت کی خبر دی جو گزشتہ مارچ میں پوری ہوگئی۔ پھر کہتا ہے کہ یہ انڈین آدمی دنیا کے مشرقی علاقوں میں کئی سالوں سے شہرت رکھتا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ آخری زمانے میں جس سچے مسیح نے آنا تھا وہ میں ہوں اور خدا تعالیٰ نے اسے عزت بخشی ہے۔ امریکہ میں پہلی دفعہ اس کا ذکر 1903ء میں ہوا جب ایلیاء سوم کے ساتھ اس کا تنازعہ منظر عام پر آیا۔ ڈوئی کی وفات کے بعد سے انڈین نبی نے شہرت کی بلندیوں کو چھوا ہے کیونکہ اس نے ڈوئی کی وفات کا بتایا تھا کہ اس کی یعنی مرزا صاحب کی زندگی میں ہی نہایت دکھ اور تکلیف کے ساتھ اس کی وفات ہو جائے گی۔ مسٹر ڈوئی اگر میری درخواست مباہلہ قبول کرے گا اور صراحتاً یا اشارۃً میرے مقابل پر کھڑا ہو گا تو میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑ دے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے کہتا ہے اگر مسٹر ڈوئی اس مقابلے سے بھاگ گیا تو آج میں امریکہ اور یورپ کے باشندوں کو اس بات پر گواہ کرتا ہوں کہ یہ طریق اس کا بھی شکست کی صورت سمجھی جائے گی اور نیز اس صورت میں پبلک کو یقین کرنا چاہئے کہ یہ تمام دعویٰ اس کا الیاس بننے کا محض زبان کا مکر اور فریب تھا اور اگرچہ وہ اس طرح موت سے بھاگنا چاہے گا لیکن درحقیقت ایسے بھاری مقابلے سے گریز کرنا بھی ایک موت ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ اس کے صیحون پر جلد تر ایک آفت آنے والی ہے کیونکہ ان دونوں صورتوں میں سے ضرور ایک صورت اسے پکڑ لے گی۔ اب میں اس مضمون کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اے قادر اور کامل خدا! جو ہمیشہ نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا ہے اور ظاہر ہوتا رہے گا یہ فیصلہ جلد کر کہ ڈوئی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر دے کیونکہ اس زمانے میں تیرے عاجز بندے اپنے جیسے انسان کی پرستش میں گرفتار ہو کر تجھ سے بہت دور جا پڑے ہیں۔

پھر اخبار لکھتا ہے کہ شروع میں ڈوئی نے مشرق بعید کی طرف سے اس چیلنج پر کوئی عوامی توجہ نہیں دی لیکن 26 ستمبر 1903ء کو اس نے اپنے زائن سٹی پبلیکیشن میں کہا کہ لوگ بعض دفعہ مجھ سے کہتے ہیں کہ تم اس طرح کی چیزوں کو جواب کیوں نہیں دیتے۔ کہتا ہے کیا تم سمجھتے ہو کہ مجھے ان مکھیوں اور مچھروں کا جواب دینا چاہئے۔ اگر میں اپنے پاؤں ان پر رکھ دوں تو انہیں کچل دوں۔ میں انہیں موقع دیتا ہوں کہ اڑ جائیں اور زندہ رہیں صرف ایک دفعہ اس نے کسی بھی طرح سے یہ ظاہر کیا کہ اسے مرزا غلام احمد کے وجود کا علم ہے اس نے مرزا صاحب کو بیوقوف محمدی مسیح کے نام سے ذکر کیا نعوذ باللہ اور 12 دسمبر 1903ء کو وہ لکھتا ہے اگر میں خدا کا نبی نہیں ہوں تو خدا کی زمین میں اور کوئی بھی نہیں اس کے بعد آنے والے جنوری میں اس نے لکھا کہ میرا کام یہ ہے کہ لوگوں کو مشرق مغرب شمال اور جنوب سے باہر نکالنا ہے اور انہیں اس اور دوسرے صیحونی شہروں میں آباد کرنا ہے۔ اس وقت تک جب تک مسلمانوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ اللہ ہمیں وہ وقت دکھائے۔ یہ ڈوئی نے لکھا جبکہ مرزا صاحب نے اسے سختی سے چیلنج کیا۔ اخبار پھر لکھتا ہے کہ مرزا صاحب نے سختی سے اسے چیلنج کیا کہ اللہ سے دعا کرو کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے ہلاک ہو جائے۔ ڈوئی اس حالت میں مرا کہ اس کے دوست اسے چھوڑ کر جانے لگے اور قسمت خراب ہوگئی۔ وہ فالج اور جنون جیسے امراض میں مبتلا ہو گیا اور اسے عبرتناک موت ملی۔ اس کے ساتھ صیحون شہر اندرونی اختلافات کے باعث تباہ و برباد ہو گیا۔ مرزا صاحب سامنے آئے ہیں اور انہوں نے واضح طور پر بیان کیا ہے کہ وہ چیلنج یا پیشگوئی جیت گئے ہیں اور وہ ہر سچائی کے طالب کو سچائی قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں جیسا کہ انہوں نے اعلان کیا ہے۔ وہ اس آفت کو جو ان کے امریکہ مخالف پر پڑی خدائی انتقام کے ساتھ ساتھ خدائی انصاف کی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

جیسا کہ ایک پیر بیان کرتا ہے کہ دشمن کے مرنے پر خوشی نہیں کرنی چاہئے کہ ہم ڈوئی کی زندگی کے بعض مخصوص حالات کی طرف اشارہ کریں۔ اس طرح کی چیزیں ہمارے دماغوں میں بہت دور ہیں۔ ہم ان حقائق کو اپنے مقصد کے لئے اور مزید سچائی کے اظہار کے لئے شائع کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کا مقدس مذہب مردوں کی برائی کرنے کی تعلیم نہیں دیتا لیکن اس یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ حقائق کو اس وقت چھپا لیا جائے جب ان کا ظاہر کرنا معاشرے کے حق میں اور انسانیت سچائی اور خدا کی خاطر ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ ایک اخبار کا نمونہ ہے جو انہوں نے پیش کیا ہے۔ یقیناً یہ فتح تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی پر دلیل بھی تھی اور ہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا آپ کا مشن تو بہت وسیع ہے یہ تو ایک محاذ کی ایک جگہ کی فتح کا ذکر ہے۔ ہماری حقیقی خوشی تو اس وقت ہو گی جب ہم دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نیچے لائیں گے۔ اس کے لئے ہمیں اب اس مسجد کے بننے کے ساتھ تبلیغ کے نئے راستے تلاش کرنے ہوں گے۔ مسیح محمدی کے دلائل کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہو گا۔ پہلے سے بڑھ کر اپنی عملی اور روحانی حالت کو بہتر بنانا ہو گا۔ جیسا کہ میں نے کہا اصل فتح عظیم تو فتح مکہ تھی۔ کیا فتح مکہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین نے یا بعد کے مسلمانوں نے تبلیغ کا کام کو روک دیا تھا؟ کیا اسلام کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کی بھرپور کوشش نہیں کی تھی؟ جنگوں سے علاقے فتح نہیں کئے تھے؟ ہاں جنگیں بھی ہوئیں لیکن اس لئے نہیں کہ دین پھیلے بلکہ دل جیتے تھے جس سے قربانی کرنے والے لوگ گروہ در گروہ اسلام میں شامل ہوتے چلے گئے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ حاصل ہونے والی فتح کو مستقل تبلیغ اور دعاؤں سے دائمی کرنے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کا شمار ان آخرین میں ہوتا ہے جو پہلوں سے ملے تو کیا پہلوں نے تبلیغ روک دی تھی اپنی روحانی اور اخلاقی حالتوں میں بہتری روک دی تھی؟ عبادتوں کے معیار کم کر دیئے تھے۔ جب تک یہ چیزیں رہیں مسلمانوں میں اسلام ترقی کرتا رہا اور مسلمانوں پر زوال اس وقت آنا شروع ہوا جب دنیا غالب آنے لگی اور تقویٰ کے معیار گرنے شروع ہو گئے۔ عبادتوں کی طرف کم ہوتی چلی گئی لیکن کیونکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ تھا کہ قیامت تک اس دین کو قائم رکھنا ہے اور تمکنت عطا فرمانی ہے اس لئے آخری زمانے میں مسیح موعود اور مہدی معہود کو بھیجے گا پھر مسیح موعود کو بھیجا اور آپ نے دنیا کو اپنی بعثت کی خبر دی اور باوجود وسائل نہ ہونے کے یورپ اور امریکہ اور دنیا کے کئی ملکوں میں آپ کا پیغام پہنچایا اور ڈوئی کے حوالے سے ہم دیکھ ہی رہے ہیں کہ کس شان سے پہنچا۔ آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا بیج بویا تھا وہ ایک شان سے دنیا میں پھیلتا پھولتا چلا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے بے شمار وعدے فرمائے

ہیں آپ کو الہاماً فرمایا۔ خدا ایسا نہیں جو تجھے چھوڑ دے خدا تجھے غیر معمولی عزت دے گا۔ لوگ تجھے نہیں بچائیں گے پر میں تجھے بچاؤں گا اور اس طرح کے بیشمار وعدے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ سے کئے اور جماعت کی ایک سو تینتیس سالہ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے وعدے پورے فرماتا چلا جا رہا ہے۔ آج جو جماعت دنیا کے 220 ممالک میں پھیلی ہوئی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے کہ اس نے اس پیغام کو پہنچانے کے سامان فرمائے ہیں اور دنیا آج مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود اور مہدی معہود کے طور پر جانتی ہے۔ ہر مخالف کو مقابل پر بلایا آپ نے اور اسے راہ فرار اختیار کرنے کے علاوہ چارہ نہ رہا یا اللہ تعالیٰ نے اسے تباہ و برباد کر دیا۔ ہاں انبیاء کی جماعتوں کی مخالفتیں جاری رہتی ہیں لیکن دشمن جو چاہتا ہے وہ حاصل نہیں کر سکتا۔ یہی جماعت احمدیہ کے ساتھ ہو رہا ہے۔ پورے وسائل اور طاقتوں کے ساتھ کیا زور ہے جو دشمن نے جماعت کو ختم کرنے کے لئے نہیں لگایا اور اب بھی لگا رہے ہیں۔ کمزور ایمان اس سے ٹھوکر بھی کھاتے ہیں لیکن ایک جاتا ہے تو ہزاروں اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے پس اگر ہمیں اخلاص کا دعویٰ ہے ہم اعلان کرتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی وہی مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں جن کے آنے کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی تو پھر ہمیں اپنی تمام تر صلاحتوں کے ساتھ اس مسیح و مہدی کا مددگار بننا ہوگا۔ وہ نمونہ دکھانا ہوگا جو صحابہ نے دکھایا۔ ہم نے مسلمانوں کو بھی دین واحد پر جمع کر کے ان کے اندر سے تم بدعات کو ختم کرنا ہے اور غیر مسلموں کو بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آشنا کروا کر انہیں خدائے واحد کی عبادت کرنے والا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والا بنانا ہے تبھی ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کر سکتے ہیں ورنہ ہمارے بیعت کے دعوے کھوکھلے ہیں۔ اس کے حصول کے لئے ہمیں اپنی عباد توں کے معیار اونچے کرنے ہوں گے ورنہ مسجدیں بنانا تو بے مقصد ہے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب ہم اپنی زندگی کے مقصد کو پہچانیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن حسب طریق الفضل میں علیحدہ شائع ہو گا۔ خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا مسجد کے بارہ میں انہوں نے تفصیل لکھی تھی لیکن وہ تو بعد میں پتہ لگ جائے گی۔ کچھ میں بتا بھی چکا ہوں۔

یہاں مسجد فتح عظیم کے حوالہ سے کوائف درج کئے جاتے ہیں۔

مسجد فتح عظیم کے کوائف

مارچ 2016ء میں 10 ایکڑ رقبہ پر مشتمل دو پلاٹس ایک لاکھ 65 ہزار ڈالر میں خرید لئے گئے۔ 2015ء میں یہی پلاٹس ایک ملین ڈالر کے اندر فروخت ہو رہے تھے۔ اس وقت کے اقتصادی بحران کی وجہ سے اس شہر کی انتظامیہ کے بعض پراجیکٹ کینسل ہوئے جس کی بناء پر جماعت کو یہ 10 ایکڑ کا قطعہ زمین بہت کم قیمت پر مل گیا۔ 10 جولائی 2021ء کو مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ جو مسجد، نمائش ہال اور ساتھ دفاتر وغیرہ تعمیر ہوئے ہیں۔ اس کا مسقف حصہ 11 ہزار 678 مربع فٹ ہے۔ نمائش کے لئے جو ہال تعمیر کیا گیا ہے اس کا رقبہ 888 مربع فٹ ہے۔ مسجد ہال کا مردانہ حصہ 823 مربع فٹ اور عورتوں کا حصہ 774 مربع فٹ پر مشتمل ہے۔ اس طرح یہ دونوں حصے 1597 مربع فٹ پر مشتمل ہیں۔ نیچے والے فلور میں ملٹی پرپز ہال تعمیر ہوا ہے جس کا رقبہ 2451 مربع فٹ ہے۔ مسجد کے مردانہ اور خواتین کے ہال میں مجموعی طور پر 150 سے زائد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس ہال میں تقریبات کے لئے کرسیوں پر 450 افراد کو بٹھایا جا سکتا ہے۔ مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ واش روم اور وضو کی جگہیں بنائی گئی ہیں۔ مسجد کے ساتھ ملحقہ کمپلیکس میں جماعتی دفتر، لجنہ کے دفاتر، لائبریری، IT آڈیو، وڈیو روم، کمرشل کچن اور سٹوریج کے لئے جگہیں بنائی گئی ہیں۔ مسجد کے ساتھ پارکنگ کے لئے بھی جگہ ہے جہاں 98 گاڑیاں آ سکتی ہیں۔

منارۃ المسیح کی طرز منارہ کی تعمیر

زائن مسجد میں منارۃ المسیح کی طرز پر ایک منار تعمیر کرنے کی بھی منظوری ملی ہے۔ اس منار کی اونچائی 70 فٹ ہو گی۔ اس کا سنگ بنیاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ کے دوران 27 ستمبر بروز منگل کو رکھا تھا۔

مسجد کے ساتھ تین فلور پر مشتمل گیسٹ ہاؤس بھی بنا ہے۔ تینوں فلور کا مجموعی رقبہ تین ہزار مربع فٹ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ ایک بج کر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں اور تاثرات

پروگرام کے مطابق چھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں 32 فیملیز کے 152 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ ان سبھی افراد نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز Zion کی مقامی جماعتوں کے علاوہ دیگر آٹھ جماعتوں اور مقامات سے آئی تھیں۔ جن میں شکاگو Chicago, ST.Louis,Detroit,Oshkosh,Milwaukee,Miami لاس اینجلز اور Bay point ہیں۔ Miami سے آنے والی فیملی 1404 میل، لاس اینجلز سے آنے والی 2046 میل bay point سے آنے والی فیملیز 2142 میل کا سفر طے کر کے پہنچی تھیں۔

آج اکثر احباب مرد و خواتین کی حضور انور کے ساتھ پہلی ملاقات تھی۔ ان کے چہروں پر ایک غیر معمولی خوشی تھی۔ ہر ایک کے اپنے جذبات تھے۔ ملاقات کر کے باہر نکلتے تو ایک دوسرے کو خوشی کے آنسوؤں کے ساتھ مبارکباد دیتے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ خوشیاں دائمی بنا دے اور یہ ان انتہائی مبارک لحات کی ہمیشہ کے لئے حفاظت کرنے والے ہوں۔

٭ملاقات کرنے والوں میں ایک دوست شبیر احمد صاحب شکاگو سے آئے تھے کہنے لگے کہ آج ہم کس قدر خوش قسمت ہیں کہ ہمیں حضور سے ملنے کا موقع ملا ہے۔ ہر کسی انسان کو یہ موقع نصیب نہیں ہوتا۔ ہمیں یہ نعمت اور سعادت پاکستان میں اللہ کی خاطر ظلم وستم کا سامنا کرنے کے بدل ملی ہے۔

٭ایک دوست عدیل احمد صاحب سے آئے تھے کہنے لگے میں آج بہت خوش ہوں اور خوش نصیب بھی ہوں کہ میرے بچوں کی خدا کے چنے ہوئے خلیفہ سے ملاقات ہوئی۔

٭انصر حسن صاحب لاس اینجلز سے 2046 میل کا سفر طے کر کے ملاقات کے لئے آئے تھے۔ ملاقات کے بعد انہوں نے بتایا کہ سال 2013ء میں، میں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ میں حضور انور سے ایک ساحلی علاقے کے قریب مل رہا تھا۔ میں نے یہ خواب اس وقت دیکھا تھا جب میں پاکستان میں تھا اور میرے امریکہ آنے کا کوئی امکان بھی نہیں تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے امریکہ تک پہنچا دیا اور اب ایک ساحلی علاقے کے قریب ہی میری حضور انور سے ملاقات ہوئی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر ایسا فضل ہے کہ میں جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔

٭جماعت شکاگو سے ملاقات کے لئے آنے والے دوست وقاص احمد صاحب نے بتایا کہ میری خوشی کی اس وقت انتہا نہ رہی کہ جب میں دفتر میں داخل ہوا تو حضور انور کو معلوم تھا کہ میرے والد کون ہیں۔ میں حیران رہ گیا کیونکہ یہ میری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔

٭عثمان ضیاء صاحب جماعت ST.Louis سے آئے تھے۔ ملاقات کے بعد کہنے لگے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ حضور انور کے بابرکات وجود میں جلال ہے۔ میں نے نور ہی دیکھا ہے۔

٭سلمان احمد صاحب جو جماعت شکاگو سے آئے تھے کہنے لگے کہ میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں کچھ بیان کر سکوں۔ بس یہی کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ میں نے ملاقات کی سعادت پائی ہے اور میں نے حضور انور سے دعائیں حاصل کیں۔ حضور انور نے ہمیں بہت دعائیں دیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے بیس منٹ تک جاری رہا۔

بعد ازاں ساڑھے آٹھ بجے حضور انور نے مسجد فتح عظیم میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَبَارِکْ لَنَا فِیْ عُمُرِہٖ وَاَمْرِہٖ

جماعت احمدیہ سُرینام کا اکتالیسواں جلسہ سالانہ

رپورٹ: لئیق احمد مشتاق۔ مبلغ سلسلہ سُرینام

جلسہ سالانہ، مسیح محمدی کی صداقت کا ایک زندہ اور روشن نشان۔ قادیان کی مقدس بستی سے جاری ہونے والا وہ سلسلہ جو آج ملکوں اور بر اعظموں میں پھیل چکا ہے۔

جلسہ سالانہ! اصلاح خلق اللہ کا وہ ذریعہ جو دلوں کا زنگ دھونے اور مخلوق کو خالق کے قریب کرنے کا باعث ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ جماعت احمدیہ سُرینام کو دو سال کے وقفے کے بعد مورخہ 7 تا 9 اکتوبر 2022ء اپنا 41واں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

جلسہ سالانہ کی باقاعدہ تیاری کے آغاز سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تاریخوں کی منظوری، افسر جلسہ سالانہ کی منظوری اور جلسہ کے کامیاب انعقاد کے لئے دعا کی درخواست بجھوائی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت محمد صہیب اسد کی بطور افسر جلسہ سالانہ تقرری اور معین تاریخوں میں جلسہ کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

بعد ازاں شعبہ جات کی تقسیم کی گئی اور جلسہ کی بھرپور تیاری شروع کی گئی۔ مہمانوں کے بیٹھنے کے لئے اور حاضرین کو کھانا کھلانے کے لئے ٹینٹ بنوائے گئے۔ دیدہ زیب دعوت نامہ تیار کرکے تقسیم کیا گیا۔ وزراء، اراکین پارلیمنٹ اور مختلف مذہبی تنظیموں کو جماعت کے تعارفی خط کے ساتھ جلسہ کا دعوت نامہ بجھوایا گیا۔ پروگرام میں حصہ لینے والے ممبران کا چناؤ کیا گیا اور تلاوت، نظم اور تقاریر تیار کرکے انہیں مہیا کی گئیں۔ اجتماعی وقار عمل کا اہتمام کیا گیا، مسجد اور ملحقہ جگہوں کی صفائی کی گئی۔ گھاس کاٹا گیا اور چولہے صاف کئے گئے۔ اضافی لائٹس اور برقی قمقمے لگوائے گئے۔

پہلا دن

نماز جمعہ کے بعد پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ خاکسار نے لوائے احمدیت اور محترم صدر صاحب نے سُرینام کا پرچم لہرایا۔ دعا کے بعد تمام حاضرین کی تواضع کی گئی۔

پہلے دن کا اجلاس خاکسار کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کی سعادت نسیم احمد صاحب نے حاصل کی اور حارث احمد مظفر نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام ”کس قدر ظاہر ہے

نور اس مبدء الانوار کا“ پیش کیا۔ محترم شمشیر علی صاحب نے تربیت اولاد کے حوالے تقریر کی، شارق محمود صاحب نے رسول رحمت ﷺ کی بچوں سے شفقت کے موضوع پر تقریر کی۔ خاکسار نے قیام صلوۃ کے حوالے احکام قرآن اور اسوہ رسول ﷺ پیش کیا۔ محترم نور الدین محمود صاحب نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور اگلے دو دنوں کے پروگرامز میں بھرپور شرکت کی تلقین کی۔ اس کے بعد خاکسار نے اختتامی دعا کروائی۔ بعد ازاں تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

جلسے کا پہلا دن افراد جماعت کے لئے مخصوص تھا۔ پہلے دن 90 مرد و زن نے پروگرام میں شرکت کی۔

دوسرا دن

دوسرے دن کے اجلاس کا موضوع ”کامل انصاف معاشرے کی پائیدار ترقی کا ضامن“ مقرر کیا گیا تھا۔ وقت مقررہ سے پہلے افراد جماعت مختلف مذاہب کے نمائندوں کی آمد شروع ہوگئی۔ نیشنل اسمبلی کے دو ممبران اور ایک وزیر مقررہ وقت پر تشریف لائے۔

تلاوت قرآن کریم اور ترجمے کی سعادت حارث احمد مظفر نے حاصل کی۔ نوشاد چراغ علی صاحب نے مسیح الزمان کا پاکیزہ منظوم کلام ”لوگو سنو کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں“ پیش کیا۔ محترم فرید جمن بخش صاحب نے حاضرین کو خوش آمدید کہا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تحریرات کے حوالے سے جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ جلسہ کے موضوع کے حوالے سے دوسری تقریر محمد صہیب اسد کی تھی۔ بعد ازاں خاکسار نے عدل و انصاف کے حوالے قرآنی تعلیم اور اسوہ رسول ﷺ پیش کیا۔ اس کے بعد محترم شمشیر علی شیخ علی بخش صاحب نے عدل و انصاف اور معاشرتی ترقی کے حوالے سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی مشہور کتاب ”عدل، احسان اور ایتآءِ ذی القربٰی“ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصنیف ”عالمی بحران اور امن کی راہ“ کے اقتباسات سے مزین تقریر نہایت عمدگی کے ساتھ پیش کی۔ اس تقریر کو حاضرین نے بہت سراہا۔

اس کے بعد مہمان مقررین کو باری باری سٹیج پر بلایا گیا۔ سب سے پہلے مہمان مقرر آریہ سماج کے نمائندہ اور تنظیم کے نائب صدر پنڈت گنگا دین تھے۔ انہوں نے معاشرے میں امن و انصاف کے قیام کے حوالے سے اسلامی تعلیم کو سراہا اور جماعت کے مقررین نے جس انداز سے اس تعلیم کو پیش کیا اسے بہت قابل قدر قرار دیا۔ سناتن دھرم مہا سبھا سرینام کے صدر پنڈت نیتن جگ بندھن نے خود اس پروگرام میں شمولیت کا وعدہ

کیا تھا، مگر انہوں نے اپنی علالت کے باعث سناتن دھرم خواتین کی تنظیم کی صدر پولیس کمشنر مس رنجیت سنگھ پورن کو اپنی نمائندگی میں بجھوایا۔ موصوفہ نے جلسہ سالانہ کے موضوع کو وقت کی ضرورت قرار دیا اور جس انداز میں مقررین نے اسلامی تعلیم کو واضح کیا اس کی تعریف کی۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت پر جماعت کا شکریہ ادا کیا اور اسے مذہبی رواداری کا عمدہ نمونہ قرار دیا۔

اگلے مہمان مقرر نیشنل اسمبلی کے ممبر مسٹر رونی آلوما (Mr.Ronny Aloema) تھے، جو پہلی بار کسی جماعتی پروگرام میں شامل ہوئے۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت ملنے کے بعد موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام، جماعت احمدیہ اور جلسہ سالانہ کے بارے میں پوری طرح تحقیق کی اور پوری تیاری کے ساتھ جلسہ میں شمولیت کے لئے آئے۔ دعوت کلام ملنے کے بعد انہوں نے جلسہ سالانہ کی اغراض و مقاصد کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تحریرات پیش کی اور کہا کہ یہ تمام مقاصد انسانی زندگی کو بہتر باا خلاق اور باکردار بنانے کے لئے ضروری ہیں۔ اپنی گفتگو کے دوران موصوف نے متعدد بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا نام بہت عقیدت اور احترام کے ساتھ لیا، اور اسلام کی بیان کردہ تعلیم کو معاشرے، ملک اور دنیا کے لئے مشعل راہ اور حقیقی امن کی ضمانت قرار دیا۔

امسال ہم نے نیشنل اسمبلی کے صدر کو بھی جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت بجھوائی تھی، مگر بیرون ملک دورے پر ہونے کی وجہ سے انہوں نے رکن پارلیمنٹ مسٹر عبید کناپے (Mr.Obed Kanape) کو اپنی نمائندگی میں بجھوایا۔ مسٹر کناپے نے سب سے پہلے نیشنل اسمبلی کے صدر مسٹر ماریناپی کی طرف سے جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ انہیں جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی اور اس کا موضوع بھی ایسا رکھا گیا جو عوام الناس کی بہبود اور بہتری سے تعلق رکھتا ہے۔ پھر کہا کہ میں نے مقررین کی باتیں سنی ہیں جو بہت دلنشین اور دلوں کو چھونے والی ہیں۔ ہم سب کو مل کر اپنے معاشرے میں حقیقی امن کے قیام کی کوشش کرنی چاہیے، تاکہ لوگوں کا معیار زندگی بلند ہو اور ملک میں خوشحالی آئے۔

آخری مہمان مقرر پبلک ورکس کے وزیر محترم ڈاکٹر ریاض نور محمد صاحب تھے۔ وزیر موصوف نے اپنے پیغام میں کہا کہ دین اسلام ہی دنیا میں حقیقی امن کی کامل و مکمل تعلیم پیش کرتا ہے اور جماعت احمدیہ کے

پروگرامز میں شامل ہوکر مجھے ہمیشہ حقیقی اسلام کی تعلیم ہی سننے کو ملتی ہے۔ دوران گفتگو انہوں نے کہا کہ یہ ربیع الاوّل کا مہینہ اور آج مجھے تین مساجد کی طرف سے دعوت ملی تھی، لیکن میں نے سوچ سمجھ کر آپ کی مسجد میں آنے کا فیصلہ کیا۔

اجلاس کے اختتام سے پہلے آریہ سماج، سناتن دھرم کے نمائندوں اور اراکین پارلیمنٹ کو جماعتی کتب اور لٹریچر پیش کیا گیا۔ محترم صدر صاحب نے اختتامی دعا کروائی۔ جس کے بعد حاضرین کی خدمت میں کھانا اور دیگر لوازمات پیش کئے گئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے دوسرے کی حاضری 195 تھی۔ جن میں ایک سو بیس افراد جماعت، دو نومبائع اور 73 مہمان شامل ہیں۔ ایک امیر انڈین گاؤں سے بھی تین رکنی وفد اس پروگرام میں شامل ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ سلسلہ 2016ء سے جاری ہے۔ پروگرام کے معیار کے ساتھ ساتھ مہمانوں نے کھانے کے معیار کی بھی بہت تعریف کی اور جس طرح وقار کے ساتھ مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا اس طریق کو بہت سراہا۔ سبزی خور مہمانوں کے لئے مکمل طور پر الگ کھانا تیار کیا گیا اور اسے الگ ٹیبل پر قرینے کے ساتھ رکھ کر مہمانوں کو پیش کیا گیا۔

تیسرا دن

جلسہ کے تیسرے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا، جس کی سعادت رفیع احمد نے حاصل کی۔ جلیل احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام ’’ہے شکر رب عزوجل خارج از بیاں‘‘ نہایت عمدگی سے پیش کیا۔ جلسہ کی پہلی تقریر ساحر چراغ علی صاحب کی تھی جس کا موضوع ’’اسلام ایک کامل مذہب‘‘ تھا۔ الطاف محمد صاحب نے ’’اسلام حقوق نسواں کا محافظ‘‘ کے عنوان پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے اعمال صالح اختیار کرنے کے حوالے سے قرآن مجید کی تعلیم بیان کی۔ اگلے مقرر ارشاد شیزار احمد نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں نماز کے قیام کی طرف توجہ دلائی۔ طارق رضوان احمد صاحب نے تربیت اولاد کے حوالے سے آنحضرت ﷺ کے پاکیزہ ارشادات پیش کئے۔ آخری مقرر عرفان مکرام صاحب نے برکات خلافت کے موضوع پر اپنی گزارشات پیش کیں۔ اس کے بعد حسب روایت تعلیمی ایوارڈز دیے گئے۔

تعلیمی ایوارڈز

امسال پانچ طلباء اور طالبات کو مختلف تعلیمی سالوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے پر جماعت کی طرف سے اعزازی سرٹیفیکیٹ، نقد انعام اور پھولوں کا گلدستہ پیش کیا گیا۔

اس تقریب کے بعد محمد صہیب اسد صاحب نے مختلف ممالک سے موصول ہونے والے مبارک باد کے پیغامات پڑھ کر سنائے۔

خاکسار نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ کی اختتامی دعا کروائی۔ اس کے حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

میڈیا کوریج

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے جلسہ سالانہ کو بھرپور میڈیا کوریج ملی۔ امسال ہم نے پہلی بار ابتداء میں جماعت کا تعارف اور جلسہ کا دعوت نامہ اور جلسہ کے اختتام کے بعد مقررین کی تقاریر کے اقتباس اور مختصر رپورٹ سُرینام کے 23 میڈیا گروپس کو بھجوائی اور اس کے انتہائی مثبت نتائج برآمد ہوئے۔

سب سے پہلے ملک کے معرف ٹی وی چینل (Apintie Televisie) ’’آپنتی ٹی وی‘‘ نے مورخہ 6 اکتوبر کی شب جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد کے حوالے سے افسر جلسہ سالانہ محمد صہیب اسد کا تفصیلی انٹرویو لیا اور جمعہ 7 اکتوبر کی شام حالات حاضرہ کے پروگرام میں گیارہ منٹ کا یہ انٹرویو نشر کیا گیا۔ اس چینل کا یہ مخصوص پروگرام سُرینام میں بہت مقبول ہے اور لوگوں کی کثیر تعداد اسے دیکھتی ہے۔

ایک اور معروف ٹی وی چینل ’’راسونک‘‘ (Rasonic Television Ch.7.1) کا نمائندہ دوسرے اجلاس کے آغاز سے قبل مسجد آیا اور پورے پروگرام کی ریکارڈنگ کی اور جلسہ سالانہ کا مقصد اور مقررین کی تقاریر کے اقتباسات پر مبنی نیوز رپورٹ مورخہ دس اور گیارہ اکتوبر کو اپنی خبروں میں نشر کی۔ اس ٹی وی چینل کی نشریات پورے ملک میں دیکھی جاتی ہیں۔

ایک اور ٹی وی چینل (ATV Ch. 12.2, Algemene Televisie Verzorging) نے بھی اپنے خبر نامے میں جلسہ کی رپورٹ اور تصاویر نشر کی۔

ایک معروف نیوز ویب سائٹ ’’واٹرکانٹ‘‘ (Waterkant) نے بھی مقررین کی تقاریر کے اقتباسات اور تصاویر کے ساتھ جلسہ کی خبر شائع کی۔

ملک کی سب سے قدیم اخبار ’’داوارٹیڈ‘‘ (De Ware Tijd) نے اپنی ویب سائٹ پر تصاویر کے ساتھ جلسہ کی تفصیلی خبر شائع کی۔

جماعتی لٹریچر اور کتب کی نمائش

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مختلف جماعتی کتب اور لٹریچر کی نمائش بھی لگائی گئی۔ خاص طور حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب سیرت خاتم النبیین ﷺ کے مختلف تراجم اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب عالمی بحران اور امن کی راہ کے مختلف تراجم نمائش میں قرینے سے رکھے گئے۔

پیغام تہنیت

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے پاکستان، برازیل، ٹرینڈاڈ، گیانا اور ہالینڈ سے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی مبارک باد اور پروگرام کی کامیابی کے لئے دعاؤں کے پیغامات موصول ہوئے۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجموعی طور پر ہمارا جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا اور مولا کریم نے ہمیں ہماری امیدوں سے بہت بڑھ کر نوازا۔ تمام کارکنان نے بڑے اخلاص و وفا کے ساتھ کام کیا۔ سیکرٹری ضیافت رفیع احمد صاحب کی سربراہی میں ان کی ٹیم نے بہت عمدگی کے ساتھ کام کیا اور تینوں دن نہایت لذیذ کھانے اور مختلف لوازمات وافر مقدار میں تیار کئے اور بہت وقار کے ساتھ حاضرین کو پیش کئے۔

قارئین سے اس جلسہ کے بابرکت اور دوررس نتائج کے لئے نیز جماعت سُرینام کے نفوس واموال میں برکت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان وفات

مکرم فضل عمر ڈوگر صدر جماعت Burntwood لندن اعلان کرواتے ہیں کہ:

خاکسار کی والدہ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ زوجہ سردار غلام احمد مصطفیٰ ڈوگر مرحوم آف کماس ضلع لاہور، حال مقیم Earlsfield لندن مورخہ 14 اکتوبر 2022ء کو رات دس بجے تقریباً نوے سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کے خاندان میں احمدیت میرے نانا جان مکرم منشی عبدالواحد صاحب مرحوم آف نانوڈوگر ضلع لاہور کے بچپن میں بیعت کرنے سے آئی جن کی والدہ ایک الٰہی نشان کے نتیجہ میں احمدی ہوئیں تھیں۔

مرحومہ صوم وصلوٰۃ اور دینی شعائر کی پابند، تہجد گزار، خوش مزاج، مہمان نواز اور قناعت شعار خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ اخلاص کا تعلق رکھنے والی اور چندہ میں باقاعدہ تھیں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتیں اور آخر وقت تک جماعت کی کتب کا مطالعہ کرتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور تدفین چند دنوں میں متوقع ہے۔ پسماندگان میں میرے علاوہ مکرم فاتح الدین ڈوگر اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

م م محمود

سو سال قبل کا الفضل

23/ اکتوبر 1922ء دو شنبہ (سوموار)

مطابق یکم ربیع الاول 1341 ہجری

صفحہ اول پر مدینۃ المسیح کی خبروں میں حضرت مصلح موعودؓ کی صحت کے بارے میں خبر درج ہے کہ ’’حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ٹانگ کے درد میں خدا کے فضل سے تکلیف بہت کم ہے۔‘‘

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے بیٹے میاں عبدالسلام صاحب کے نکاح کا اعلان شائع ہوا ہے۔ان کا نکاح حضرت مصلح موعودؓ نے محمودہ صاحبہ بنت چوہدری ابوالہاشم صاحب ایم اے انسپکٹر اسکول بنگال کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

صفحہ نمبر 1 اور 2 پر مکرم محمد یوسف خان آف جہلم کا خط مرسلہ از شکا گو شائع ہوا ہے جو موصوف نے 10 ستمبر 1922ء کو تحریر کیا۔یہ خط ’’امریکہ میں اشاعتِ اسلام۔احمدیہ مسجد۔مخلصوں کی جماعت۔چند اور نو مسلم‘‘ کے عنوان سے شائع ہوا۔

اس خط میں انہوں نے تحریر کیا کہ ’’عاجز شہر شکا گو میں اپنے ایک ذاتی کام کی خاطر آیا۔اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اُس نے اپنے فضل و کرم سے حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب جیسا انسان احمدیہ جماعت کو ادا کیا۔جن کو موجودہ زمانہ کا خالد کہنا بے جا نہ ہو گا۔ان کی دو سالہ جدوجہد کا یہ ثمر نکلا کہ آج تک قریباً تین صد انسان تثلیث کو خیر باد کہہ کر کامل مذہب اسلام کے پیرو بن گئے۔دوم انہوں نے رسالہ ’’مسلم سن رائز‘‘ جاری کر دیا۔مجھے وہ زمانہ خوب یاد ہے جن دنوں میں حضرت مفتی صاحب ’’مسلم سن رائز‘‘ کے پہلے پرچہ کے لیے مضامین تیار کر رہے تھے۔ان دنوں میں انہیں انجمن کی طرف سے کئی ماہ سے خرچ نہ ملا تھا۔تاہم انہوں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے کسی نہ کسی طرح پرچہ شائع کر دیا جو کہ اب باقاعدہ چل رہا ہے۔پھر اُن کے دل میں ایک مسجد کے لیے ایک ایسی تڑپ تھی جو کہ بیان سے باہر ہے۔گذشتہ سال میں نے اُن کی دو تین نوٹ بکیں دیکھیں اور اُن کے پہلے صفحہ پر ذیل کی عبارت اُن کے ہاتھ کی لکھی ہوئی پائی۔

’’یا اللہ تُو مجھے ایک مخلص جماعت عطا فرما جو کہ تیری عبادت کرنے والے ہوویں اور ایک میگزین اپنے کامل مذہب اسلام کی اشاعت کے لیے چھپوانے کی طاقت دے اور ایک مسجد بنوانے کی توفیق دے جس میں تیرے نام کی پرستش کی جاوے۔‘‘

یہ اُن کے دل میں ایک ایسی تمنا تھی جس کے لیے وہ ہر لحہ دعاؤں میں لگے رہتے تھے اور اٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے انہیں یہی ایک آرزو بے چین کیے ہوئے تھی۔آخر وہ وقت آ گیا کہ قادر خدا نے اپنے صادق مجاہد کی ہر سہ خواہشات کو پورا کر دیا۔مسجد پر دو مینار و ایک بڑا گنبد بھی بنوایا گیا۔مسجد کے نیچے والے حصہ میں دفتر و رہائش کی جگہ ہے۔اس شہر میں قریباً 150 نو مسلم احمدی ہیں اور یہ نہایت ہی مخلص جماعت ہے۔میں ان کا اخلاص دیکھ کر بہت ہی حیران ہوں کیونکہ مغربی اقوام خصوصاً امریکن لوگوں میں ایسے اخلاص و محبت کی روح کا پیدا ہونا بھی ایک معجزہ ہے۔‘‘

مزید برآں موصوف نے شہر شکا گو میں ہونے والے ایک جلسہ کا ذکر کیا ہے جس کا بارش کے باعث انعقاد ممکن نظر نہ آتا تھا۔تاہم انہوں نے اپنے مکتوب میں لکھا کہ ’’مگر اسلام کے شیدائیوں کی ایک جماعت وقتِ معین پر جمع ہو گئی۔‘‘

صفحہ 2 پر حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی ہفتہ وار رپورٹ بابت صیغہ لنگر خانہ حضرت مسیح موعودؑ شائع ہوئی ہے۔اس رپورٹ میں دورانِ ہفتہ لنگ خانہ میں آنے والے مہمانان کے اسماء اور ہونے والے اخراجات کا ذکر ہے۔

صفحہ 3 اور 4 پر محترم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب از سکندر آباد کا ایک مضمون بعنوان ’’زمانہ حال کے مصلح کے متعلق فیصلہ کا آسان طریق‘‘ شائع ہوا ہے۔اس مفصل مضمون میں وہ تحریر کرتے ہیں کہ:

’’آج چھ سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ خاکسار نے انجمن احمدیہ حیدر آباد دکن کے سالانہ جلسہ کے موقع پر حضرت مرزا صاحبؑ کے دعویٰ کی صداقت سے متعلق ایک مضمون پڑھ کر سنایا تھا جس میں اس بات پر زور دیا تھا کہ جبکہ اسلام میں یہ بات مسلّم ہے کہ ہر صدی کے شروع میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسے عظیم الشان شخص کا ظہور ہوتا ہے جس کے ذریعہ اسلام کی شان و شوکت ظاہر ہوتی ہے اور یہ اسلام کی ایسی عظیم الشان خصوصیت ہے جو اور کسی مذہب میں پائی نہیں جاتی۔اور خدا تعالیٰ کی طرف سے جو شخص دین کی تجدید کی لیے ظاہر ہوتا ہے وہ ہر گز جھوٹے دعوے نہیں کرتا۔تو وہ تمام لوگ جو حضرت مرزا صاحبؑ کے دعویٰ کو غلط قرار دیتے ہیں وہ بتلائیں کہ حضرت مرزا صاحبؑ کے سوا وہ کون صادق شخص ہے جس نے اس حدیث شریف کے مطابق اس صدی کے شروع میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص طور پر ظاہر ہو کر دین اسلام کو از سرِ نو تازہ کیا اور اس کے ذریعہ قائم شدہ اسلام کی شان و شوکت دنیا میں آشکار کرنے کے کام میں دن رات مصروف ہے۔اگر ایسا کوئی شخص زندہ ہے تو اُس کو یا اُس کے قائمقام کو پبلک میں پیش کرو اور ہم سے دس ہزار روپیہ انعام لو۔یہ چیلنج اردو،عربی،انگریزی وغیرہ زبانوں میں بار بار شائع کیا گیا مگر اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کو حق کے مقابلہ میں کھڑے ہونے کی جرأت نہ دی۔‘‘

اسی طرح حضرت سیٹھ صاحب نے اسی مضمون میں ہندوستان کے علماء کو مباہلہ کا چیلنج بھی پیش کیا۔

صفحہ 5 تا 7 پر ’’حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری‘‘ کے عنوان سے حضرت مصلح موعودؓ کے 11 ستمبر تا 15 اکتوبر 1922ء کے ملفوظات شائع ہوئے ہیں۔جن میں آپؓ نے مختلف سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے ہیں نیز متفرق امور پر گفتگو فرمائی ہے۔مذکورہ ڈائری کے بعض عناوین ذیل میں درج ہیں۔

1۔اصحاب کبار،امہات المومنین اور آنحضرت ﷺ پر معاذ اللہ نازیبا اعتراضات پر مشتمل کتاب ’’ہفوات المسلمین‘‘ کا ذکر اور اس کتاب کی ضبطگی پر حضورؓ کا ارشاد کہ ’’اس کا اثر طبائع پر اچھا نہیں ہوگا۔لوگ یہی کہیں گے کہ جواب نہ بن پڑا۔چاہیے تھا کہ صیغہ امورِ مذہبی کو اس جواب کی طرف توجہ دلائی جاتی۔‘‘

2۔حضرت مصلح موعودؓ نے دو خطوط کی آمد کا ذکر فرمایا۔جن میں سے ایک مولوی مبارک علی صاحب کا ہے جس میں انہوں نے کیپٹن ڈگلس صاحب سے گفتگو اور ملاقات کا حال لکھا ہے۔اس خط میں انہوں نے ذکر کیا کہ ’’انہوں (کیپٹن ڈگلس۔ناقل) نے اس بات پر حیرت ظاہر کی کہ ’’غلام احمد‘‘ کا سلسلہ یہاں لندن تک پہنچ گیا۔‘‘

3۔حضورؓ نے جرمنی کی اُس زمانہ کی حالت اور وہاں کے علوم کے ذکر میں فرمایا ’’اس وقت لوگوں کو فائدہ اٹھانا چاہیے اور وہاں جا کر عملی علوم سیکھنے چاہئیں۔‘‘

4۔ہندوستانی طلباء کے متعلق فرمایا ’’ہندوستانیوں کی غرض تو پڑھنے سے ملازمت ہوتی ہے علوم کے لیے کم پڑھتے ہیں۔ان کے سامنے پہلا سوال یہ ہوتا ہے کہ کھائیں گے کیا۔‘‘

5۔مغربی موجدوں کے متعلق فرمایا کہ ’’انہوں نے بالعموم غربت میں زندگی بسر کی ہے جس شخص نے ٹیلیگراف ایجاد کیا ہے وہ تمام عمر لوہار کا کام کرتا رہا۔جب اُس نے یہ ایجاد کی تو لوگوں اُس کو بڑا معاوضہ پیش کیا کہ وہ اس کا طریق بتادے لیکن اس نے ان کو یہی کہا کہ میں جس کارخانہ میں کام کرتا رہا اور جو مجھے اس کام میں لگے رہنے کے لیے فرصت دیتا تھا اسی کو بتاؤں گا۔چنانچہ اس کو بتایا اور وہ کروڑ پتی ہوگیا۔‘‘

6۔بنگال کے رہنے والے ایک شخص مسٹر بوس کی تحقیقات کا ذکر فرمایا کہ اُس نے ثابت کیا ہے کہ درختوں میں احساس پایا جاتا ہے نیز اندھیرا ایک نسبتی امر ہے۔

7۔فرمایا ’’میں نے ایک لیکچر کے دوران کہا تھا کہ بہت سے اخلاقی گناہ ہیں جن کی اصلاح جسمانی علاج کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔پیغامیوں نے اس پر بہت ہنسی اڑائی تھی۔میرے پاس گو اور بھی ثبوت ہیں لیکن میں نے اب پڑھا ہے کہ امریکہ میں ایک ڈاکٹر نے بھی لکھا ہے کہ کئی گناہوں کا علاج جسمانی علاج کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔‘‘

7۔غیر احمدی بچے کا جنازہ نہ پڑھنے کی توجیہ۔

8۔ایک احمدی مبلغ مکرم مصباح الدین صاحب کے ولایت پہنچنے سے متعلق تبصرہ فرمایا۔

9۔لاہور کے متعلق ذکر کرتے ہوئے فرمایا ’’وہاں ہماری جماعت کے تین سو کے قریب آدمی ہیں مگر سالہا سال سے وہاں کا ایک بھی آدمی سلسلہ میں داخل نہیں ہوا۔‘‘

10۔ترکوں میں تبلیغ کا ذکر۔

11۔درسِ قرآن کے بعد دعا کے بارہ میں فرمایا ’’ہر روز درس کے بعد دعا کرنا یہ کوئی مسنون طریق نہیں۔ہاں اگر قرآنِ کریم ختم ہو یا کوئی اور خصوصیت ہو یا کوئی خاص موقع اور ضرورت ہو تو دعا کرنا جائز ہے۔‘‘

12۔محرم کے کھانوں کے متعلق فرمایا کہ یہ بھی بدعت ہیں۔

13۔ایک شخص کے اس سوال کا مفصل جواب عطا فرمایا کہ جب مان لیا کہ آپ سچے خلیفہ ہیں تو پھر بیعت کی کیا ضرورت ہے۔

مذکورہ بالا اخبار کے مفصل مطالعے کے لیے درج ذیل لنک ملاحظہ فرمائیں۔

https://www.alislam.org/alfazl/rabwah/A19221023.pdf

رپورٹ: ارشد محمود۔ نمائندہ الفضل آن لائن، یونان

مجلس انصار اللہ یونان کا ساتواں یک روزہ سالانہ اجتماع

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس انصار اللہ یونان کو اپنا ایک روزہ سالانہ اجتماع مورخہ 9 ستمبر 2022ء بروز اتوار بمقام ایتھنز مسجد منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔ اجتماع سے قبل حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے منظوری حاصل کی گئی۔

اجتماع کو تین سیشن میں تقسیم کیا گیا۔ انفرادی نماز تہجد، نماز فجر اور تلاوت قرآن کریم سے دن کا آغاز کیا گیا۔ افتتاحی اجلاس کا وقت صبح 11:00 بجے رکھا گیا۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت مکرم ادریس احمد کاہلوں قائم مقام صدر مجلس انصار اللہ یونان نے کی۔ اجتماع کا آغاز حسب روایت تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ سے ہوا جو مکرم ناصر احمد نیشنل سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید نے پیش کیا۔ نظم مکرم داؤد احمد جنجوعہ نے خوش الحانی سے پیش کی۔ نظم کے بعد عہد انصار اللہ دہرایا گیا۔ عہد کے بعد محترم صدرِ مجلس نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے 75 سال پورے ہونے پر حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تاریخی خطاب برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ برطانیہ کا خلاصہ پیش کیا جس میں حضورِ انور نے انصار اللہ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ ’’انصار کا کام دعوت الی اللہ کرنا، قرآن کریم پڑھانا، تربیت کرنا اور کمزوریوں کو دور کرنا ہے۔ ہمارا اصل مقصد دین میں ترقی ہے اگر ہمارے قدم آگے نہیں بڑھ رہے تو ہم صرف نام کے انصار اللہ ہیں۔ انصار اللہ کا نام ان کو احساس دلاتا ہے کہ ہم نے اللہ کا مددگار بننا ہے اور ہر قربانی کرنی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ تنظیم قائم فرمائی تو ابراہیمی دعا رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا۔۔۔ کو سامنے رکھ کر قائم فرمائی۔ انصار اللہ پر ذمہ داری ڈالی گئی کہ تمہارا کام دعوت الی اللہ کرنا، قرآن کریم پڑھانا، اچھی تربیت کرنا، قوم کی دنیاوی کمزوریوں کو دور کر کے انہیں ترقی کے میدان میں بڑھانا ہے۔ پس یہ مقاصد ہیں جن کے لئے انصار اللہ قائم کی گئی تھی۔‘‘

اس خطاب کے بعد دعا ہوئی۔ دعا کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے جس میں تلاوت قرآن کریم، نظم، تیار شدہ تقریر اور اذان شامل ہیں۔

نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی گئیں اور طعام کا وقفہ ہوا۔

دوسرا اجلاس 4:00 بجے شروع ہوا اس اجلاس کی صدارت بھی مکرم ادریس احمد کاہلوں قائم مقام صدر مجلس انصار اللہ نے کی۔ تلاوت

قرآن کریم مع اردو ترجمہ مکرم داؤد احمد جنجوعہ نے پیش کی۔ پہلی تقریر بعنوان ’’تلقین عمل، آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ‘‘ جو مکرم ناصر احمد نیشنل سیکرٹری تحریک جدید، وقف جدید نے پیش کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ’’ہمارے پیارے مذہب کی دیگر تمام مذاہب کے مقابل پر ایک بڑی اور نمایاں خوبی یہ بھی ہے کہ اس نے ہمیں ایک دوسرے کی عزت نفس کا خاص خیال رکھنے کی نصیحت فرمائی ہے اور اس نصیحت کے دائرے میں کسی خاص گروہ کی بجائے ہر چھوٹے بڑے اور امیر غریب کو شامل کر دیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ حیوانات اور نباتات کے حقوق بھی ہمیں افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ میں نہایت احسن طریق پر ادا ہوتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بھی ہمیں ایک دوسرے کی عزت کرنے اور بڑوں کا کہنا ماننے اور چھوٹوں سے محبت کرنے کی نصیحت فرمائی ہے اور اطاعت کی روح کو سمجھنے اور پانے کے طریق بتائے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک کہ وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ جس کو پوری طاقت دی گئی وہ کمزور سے محبت کرے۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض کی ہمدردی کرے۔ پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں‘‘۔

دوسری تقریر مکرم چوہدری مشتاق احمد نائب نیشنل صدر یونان جس کا عنوان تھا ’’ذکر حبیب، حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسولؐ‘‘۔ آپ نے تقریر کے آغاز میں سورہ آل عمران کی آیت 32 کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ مقام و مرتبہ حاصل ہے جو کسی نبی کو حاصل نہیں یعنی اگر تم خدا کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا ذریعہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے پورے عالم اسلام میں بہت سے بزرگوں نے اس پر عمل کرتے ہوئے اللہ کا قرب حاصل کیا اور ان لوگوں کی صف میں شامل ہو گئے جن سے خدا پیار کرتا ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آقا سے جس جس عشق و محبت اور پیار کا اظہار کیا اس کی مثال تاریخ اسلام میں نہیں ملتی اس زمانہ میں جب آپ کا عشق انتہا تک پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کو اپنے آقا و مولا کے لائے ہوئے دین کی تجدید کے لئے چنا آس کے بعد اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے افراد خاندان اور صحابہ اکرام کی عشق رسول کے متعلق مختلف روایات بیان کیں اور آس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے آپ کے اپنے آقا سے عشق و وفا کے مختلف واقعات پیش کئے اور آخر پر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین یارب العالمین

اختتامی اجلاس

5:10 بجے شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم عطاء النصیر نیشنل صدر و مربی سلسلہ یونان نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ

مکرم ناصر احمد۔ تلاوت کے بعد عہد انصار اللہ دہرایا گیا۔ نظم ’’آئے وہ دن کہ جن کی چاہت میں‘‘ مکرم داؤد احمد جنجوعہ نے پیش کی۔ رپورٹ اجتماع مکرم ادریس احمد کاہلوں قائم مقام صدر مجلس انصار اللہ نے پیش کی۔

تقریب تقسیم انعامات

علمی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں مکرم عطاء النصیر نیشنل صدر و مربی سلسلہ نے انعامات تقسیم کئے اور اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت امیرالمومنین کے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 29 ستمبر 2017ء کا انتخاب کیا ہے جو حضور انور نے سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ یوکے کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا: ’’اس حوالہ سے میں انصار کو ایک انتہائی اہم اور بنیادی چیز کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں اور وہ ہے نماز۔ نماز ہر مومن پر فرض ہے لیکن چالیس سال کی عمر کے بعد اللہ تعالیٰ کی عبادت اور نماز کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہونی چاہئے کہ وقت تیزی سے آ رہا ہے جب میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے اور وہاں ہمارے ہر عمل کا حساب کتاب ہونا ہے۔ نماز کے پڑھنے کی طرف جب بھی اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے تو اس طرف توجہ دلائی کہ نماز میں باقاعدگی بھی ہو، تمام نمازیں وقت پر ادا ہوں اور باجماعت ادا ہوں۔ نماز کے قائم کرنے کا حکم ہے اور نماز کے قائم کرنے کا مطلب ہی نماز کو وقت پر اور باجماعت ادا کرنا ہے۔ انصار اللہ کو خاص طور پر سب سے زیادہ اس بات کی طرف توجہ دینی چاہئے کہ ان کا ہر ممبر نماز باجماعت کا عادی ہو بلکہ ہر ناصر کو خود اپنا جائزہ لینا چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ وہ نماز باجماعت کے عادی ہوں سوائے بیماری ارمعذوری کی صورت کے نماز باجماعت ادا کرنے کی انتہائی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر قریب کوئی مسجد یا نماز سینٹر نہیں ہے تو علاقے کے کچھ لوگ کسی گھر میں جمع ہو کر نماز باجماعت پڑھ سکتے ہیں۔ اگر یہ سہولت بھی نہیں تو گھر کے افراد مل کر نماز باجماعت پڑھیں۔ اس سے بچوں کو بھی، نوجوانوں کو بھی نماز اور باجماعت نماز کی اہمیت کا احساس ہو گا‘‘۔

محترم صدر مجلس نے شام 6:00 بجے اختتامی دعا کروائی۔ حاضری اس طرح سے رہی کہ انصار جو مسجد میں حاضر ہوئے ان کی تعداد 11 تھی اور خدام 5 شامل ہوئے اس طرح ٹوٹل حاضری 16 رہی۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ رب کائنات ہم سب کو اور ہماری اولادوں کو پنجوقتہ نماز باجماعت کا عادی بنائے اور ہمیشہ نظام خلافت سے وابستہ رہ کر بھرپور اور مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلاتے ہوئے خلافت کی رسی کو مضبوطی، تقویٰ اور کامل اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ تھامے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رپورٹ: عابد محمود بھٹی۔ نائب امیر و پرنسپل جامعہ احمدیہ تنزانیہ

جلسہ سالانہ تنزانیہ 2022ء

جماعت احمدیہ تنزانیہ کے اکاونویں جلسہ سالانہ کا انعقاد مؤرخہ 30 ستمبر، یکم اور 2 اکتوبر دارالسلام کے قریب واقع Kitonga کے مقام پر ہوا۔ کورونا وبا کی وجہ سے تقریباً دو سال کے وقفہ سے امسال جلسہ سالانہ کا انعقاد ہو رہا تھا۔ مکرم طاہر محمود چوہدری (امیر و مشنری انچارج تنزانیہ) نے ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے افسر صاحب جلسہ سالانہ اور جلسہ کمیٹی کو ہدایات دیں۔ احباب جماعت نے نہایت محنت سے وقارِعمل کر کے جلسہ گاہ کی تیاری میں حصہ لیا۔ پریس کانفرنس میں ٹی وی، ریڈیو، اخبارات اور آن لائن بلاگس کے ذریعہ لاکھوں افراد تک جلسہ کا اعلان پہنچایا گیا۔ امسال جلسے سے قبل جلسہ گاہ کی خصوصی طور پر renovation عمل میں آئی۔ ایک مخلص احمدی نے غیرمعمولی قربانی کرتے ہوئے مکمل جلسہ گاہ کیلئے قالین donate کیا۔

جلسہ سالانہ کا آغاز

مورخہ 30 ستمبر بروز جمعۃ المبارک جلسہ سالانہ کا آغاز ہوا۔ نماز جمعہ کی امامت مکرم امیر صاحب نے کروائی۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔ جس کے بعد افتتاحی سیشن کا آغاز ہوا۔ افتتاح کیلئے تنزانیہ کے وزیر اعظم مکرم قاسم Majaliwa صاحب کو دعوت دی گئی تھی۔ لیکن وہ بیرونِ ملک دورہ کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ ان کی نمائندگی میں وفاقی وزیر برائے پارلیمانی اُمور مکرم جارج Simbachawene صاحب بطورمہمان خصوصی تشریف لائے۔ انہوں نے سب سے پہلے نمائش کا وزٹ کیا جہاں منتظمین نے مختصر وقت میں نمائش کا جامع تعارف پیش کیا۔ اس کے بعد پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم امیر صاحب نے لوائے احمدیت اور مکرم مہمان خصوصی نے تنزانیہ کا جھنڈا لہرایا۔ احباب جماعت نے کھڑے ہو کر پرچم کشائی کی تقریب میں حصہ لیا اور نعرہ ہائے تکبیر کی صداؤں سے پورا جلسہ گاہ گونج اٹھا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ سالانہ کا آغاز ہوا۔

پہلا سیشن

پہلے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم مہمان خصوصی صاحب نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کو جلسہ سالانہ کے انعقاد پر مبارکباد دی اور کہا کہ ’’محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں‘‘ کا نعرہ دلوں کو موہ لیتا ہے۔ بلاشبہ اس دور میں پیار محبت ہی امن کی ضمانت ہے۔ تنزانیہ کی حکومت جماعت احمدیہ کی صحت اور تعلیم کے شعبہ جات میں خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اسی طرح جماعت پینے کے پانی کے نلکے لگا کر لوگوں کی خدمت کر رہی ہے۔ دیہاتوں میں صاف پانی کی فراہمی کا منصوبہ عوام الناس کیلئے بہت فائدہ مند ہے۔ میں نے خود لوگوں کو بہت خوش دیکھا ہے۔ خون کے عطیات دینے میں بھی جماعت احمدیہ ہمیشہ پیش پیش رہتی ہے۔ اس طرح کے اچھے کاموں میں ہمیشہ حکومت کی طرف سے تعاون ملتا رہے گا۔

مکرم مہمانِ خصوصی کی تقریر کے بعد مکرم عیسیٰ شعبان علی صاحب (ڈسٹرکٹ آفیسر تعلیم) نے اپنے تاثرات میں بتایا کہ تعلیم کے شعبہ میں جماعت احمدیہ بہت اچھی خدمت کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم امیر صاحب نے مہمانوں کی آمد پر شکریہ ادا کیا اور اپنے افتتاحی خطاب میں جلسہ سالانہ کی اہمیت، افادیت و برکات پر مبنی حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ جلسہ سالانہ کی مناسبت سے آپ نے احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ ہم سب کو پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام میں موجود تمام باتوں کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہیے۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور یوں جلسہ سالانہ کا پہلا سیشن اختتام پذیر ہوا۔

رات کے کھانے کے بعد نماز مغرب و عشاء جمع کر کے ادا کی گئی۔

نمازوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لائیو خطبہ جمعہ امریکہ سے نشر ہوا۔ یہ خطبہ تمام شاملین جلسہ نے جلسہ گاہ میں ایم ٹی اے افریقہ کے ذریعہ ملاحظہ کیا۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کے پہلے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد اس سیشن کی پہلی تقریر مکرم خواجہ مظفر احمد (مبلغ سلسلہ) نے ’’قربِ الٰہی کے حصول کے ذرائع‘‘ کے عنوان پر کی۔ اس کے بعد معزز مہمان مکرم عمر جمعہ Kipanga (نائب وزیر تعلیم، سائنس و ٹیکنالوجی) کی آمد ہوئی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ دین اسلام علم کے حصول پر بہت زور دیتا ہے۔ نیز انہوں نے جماعت کو ملک بھر میں تعلیم کے فروغ کی کوششوں پر مبارکباد دی۔ آخر میں انہوں نے شاملین جلسہ سے درخواست کی کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے کام میں برکت عطا فرمائے۔

اس سیشن کی دوسری تقریر مکرم کریم الدین شمس (مبلغ سلسلہ) کی بعنوان ’’نبی اکرم ﷺ کا مصائب میں ثباتِ قدم‘‘ تھی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم رمضان حسن نے ’’برکاتِ خلافت‘‘ کے عنوان پر کی۔ اس کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا اور نمازِ ظہر وعصر جمع کر کے ادا کی گئیں۔

دوسرا سیشن

دوسرے سیشن کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد اس سیشن کی پہلی تقریر مکرم عبد اللہ حمیس Mbanga (معلم سلسلہ) نے ’’حضرت مسیح موعودؑ کے علمی کارنامے‘‘ کے عنوان پر کی۔ مکرم شعبان عثمان شُنڈا (مبلغ سلسلہ) نے ’’وقفِ زندگی کی برکات‘‘ پر تقریر کی۔ جس کے بعد شیانگا اور گیتا سے تشریف لائے ہوئے نومبائعین نے ایمان افروز واقعات پیش کئے۔

ہمسایہ ممالک یوگنڈا اور کینیا سے تشریف لائے ہوئے نمائندگان کو بھی سٹیج پر اپنے تاثرات بیان کرنے کیلئے مدعو کیا گیا۔ اس سیشن کی آخری تقریر مکرم موسیٰ عیسیٰ مشعری (مبلغ سلسلہ) نے ’’خلافت سے محبت‘‘ کے عنوان پر کی۔

جلسہ سالانہ کا تیسرا دن۔ پہلا سیشن

تیسرے اور آخری دن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد اس سیشن کی پہلی تقریر مکرم آصف محمود بٹ (مبلغ سلسلہ) نے ’’عائلی زندگی میں حقوق و فرائض‘‘ کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد مکرم عبد الرحمٰن محمد عامے (نائب امیر) نے ’’نظامِ جماعت کی اطاعت‘‘ کے عنوان

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

پر تقریر کی۔

Seventh Day Adventist چرچ کے پادری صاحب نے اپنے وفد کے ساتھ شرکت کی۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ ’’جماعت احمدیہ کے ساتھ ہمارا دیرینہ دوستی کا تعلق ہے۔ درحقیقت جماعت احمدیہ امن اور رواداری کی تعلیمات پھیلارہی ہے اورہمیں یہاں آکر بہت خوشی ہوتی ہے۔آپ خدا کے خاص اور چنیدہ لوگ ہیں۔‘‘

اس سیشن کی آخری تقریر خاکسار نائب امیر و پرنسپل جامعہ نے ’’عہدیداران کا افرادِ جماعت کی تربیت میں کردار‘‘ کے عنوان پر کی۔اس کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا اور نماز ظہر وعصر جمع کر کے ادا کی گئی۔

آخری سیشن

مکرم امیر ومشنری انچارج صاحب کی زیرِ صدارت آخری سیشن کا آغاز ہوا۔تلاوت قرآن کریم اور عربی قصیدہ (یا عین فیض اللہ والعرفان) کے بعد مکرم سیف حسن Nakuchima (جنرل سیکرٹری) نے معزز مہمانوں کے تحریری پیغامات پڑھ کرسنائے۔جس کے بعد گزشتہ دو سالوں کے دوران نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کیے گئے۔

مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب میں احباب جماعت کو جلسہ سالانہ میں شامل ہونے پر مبارکباد دی اور احباب جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ جلسہ سالانہ میں جو تربیتی پروگرام ہوئے ہیں ان کی مدد سے اپنی زندگیوں میں مثبت تبدیلی پیدا کریں۔ جماعت احمدیہ کی تعلیمات ہر ایک پر واضح ہیں۔ ہمارا کوئی خفیہ ایجنڈا نہیں ہے۔ بلکہ ہمارا مشن ہر سطح پر اسلام کا امن پسند پیغام پہنچانا ہے۔ اس کیلئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔اختتامی اجتماعی دعا کے بعد جامعہ احمدیہ تنزانیہ اور خدام و اطفال نے گروپس کی شکل میں ترانے اور نظمیں پڑھیں اور یوں جلسہ سالانہ تنزانیہ 2022ء کا اختتام ہوا۔

نمائش

جلسہ سالانہ تنزانیہ کے موقع پر تبلیغ و تربیت کی غرض سے ایک خصوصی نمائش کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ امسال بھی نمائش کو بڑے دلکش اور دیدہ زیب بینرز سے سجایا گیا تھا۔ جمعۃ المبارک اور اتوار کا دن مرد شاملین کیلئے جبکہ عورتوں کے لئے ہفتہ کا دن مختص کیا گیا تھا۔جلسہ سالانہ کے تینوں دن یہ نمائش جاری رہی۔ ہر سیکشن پر معاونین ڈیوٹی پر موجود رہے اور مہمانان کو چارٹس اور نمائش کا تعارف کرواتے رہے۔ اسی طرح خواتین کے اوقات میں لجنہ اماء اللہ کی طرف سے معاونات نے یہ خدمت انجام دی۔ نمائش کے ساتھ ساتھ دیگر سٹالز بھی موجود تھے جن میں شعبہ تبلیغ، جامعہ احمدیہ تنزانیہ، احمدیہ سیکنڈری سکول Kitonga اور جماعتی کتب کا سٹال تھا۔ ماشاء اللہ، تمام شعبہ جات نے بڑی محنت سے سٹالز کی تیاری کی اور ڈیوٹی پر موجود رہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال جلسہ سالانہ میں تقریباً 4500 افراد نے شرکت کی۔تینوں دن اجتماعی نماز تہجد جلسہ گاہ میں ہی ادا کی جاتی رہی اور نماز فجر کے معاً بعد تربیتی عناوین پر دروس کا انتظام بھی کیا گیا۔MTA امری عبیدی سٹوڈیوز تنزانیہ کی ٹیم نے بڑی محنت کے ساتھ جلسہ سالانہ کے تمام پروگرامز کی ریکارڈنگ کی۔ ریڈیو احمدیہ مٹوارہ پر مواصلاتی رابطہ کے ذریعہ

تمام پروگرامز براہِ راست نشر کیے جاتے رہے۔ دیگر نیشنل ٹی وی، ریڈیو، اخبارات اور آن لائن blogs کے ذریعہ بھی خبریں شائع ہوئیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام منتظمین جلسہ کو جزائے خیر دے اور یہ جلسہ تبلیغ و تربیت نئے راستے کھولتا چلا جائے۔ آمین

فقہی کارنر

اجماع صحابہؓ کی اتباع ضروری ہے

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

ہماری جماعت میں وہی داخل ہوگا جو دینِ اسلام میں داخل ہو اور کتاب اللہ اور سنتِ رسولؐ کا متبع ہو اور اللہ اور اس کے رسول اور حشر و نشر اور جنت دوزخ پر ایمان رکھے اور یہ وعدہ اور اقرار کرے کہ وہ اسلام کے علاوہ کوئی دین نہیں چاہتا اور وہ دین پر مرے جو دینِ فطرت ہے اور اللہ کی کتاب کو پکڑے رکھے اور سنت اور قرآن اور اجماع صحابہؓ سے جو ثابت ہو اس پر عمل کرے اور جس نے ان تین چیزوں کو چھوڑا تو اس نے گویا اپنے نفس کو آگ میں چھوڑا۔

(مواہب الرحمٰن، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 315 ترجمہ از عربی عبارت)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

ایک سبق آموز بات

حقیقی علم

’’علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے یہ علم اللہ تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ ہوتا ہے اور خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے۔

جیسا کہ قرآن شریف میں ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا۔ اگر علم سے اللہ تعالیٰ کی خشیت میں ترقی نہیں ہوتی تو یاد رکھو وہ علم ترقی معرفت کا ذریعہ نہیں ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 7)

مرسلہ: امّ حانیہ انور

طلوع وغروب آفتاب

22/اکتوبر2022ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:02	17:51
مدینہ منورہ	05:04	17:49
قادیان	05:15	17:49
ربوہ	04:55	17:29
اسلام آباد ٹلفورڈ	06:09	17:56